MONTHLY
HUMAN RIGHTS WATCH
LAHORE

ماہنامہ
ہیومن رائٹس واچ
لاہور

2010ء سے مسلسل اشاعت

اگست 2024ء

www.hrwmagazine.com

کشمیر پر ظلم و ستم پاکستان کی دفاعی حکمت عملی پر سوالیہ نشان

اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں

معروف شاعرہ، مصنفہ آرٹسٹ اور سماجی رہنما سیدہ تسنیم بخاری کی خصوصی گفتگو

اسمٰعیل ہانیہ کے قتل کے بعد۔۔۔۔

ڈیجیٹل دہشتگردی کا علاج؟

24hr
FRAGRANCE
PARADISE
WOMAN
THE BRANDS
A Woman without Perfume
is like a flower without scent

www.hrwmagazine.com

انسانی حقوق کا علمبردار

(اے بی سی سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت)

Monthly
HUMAN RIGHTS WATCH
LAHORE

ABC CERTIFIED

ماہنامہ
ہیومن رائٹس واچ
لاہور

جلد: 15 شمارہ: 8 --------- اگست 2024ء

چیف ایڈیٹر: غلام مصطفیٰ چودھری

ایڈیٹر: عمارہ جہاں زیب

مینجنگ ایڈیٹر: نعیم اختر

ایگزیکٹو ایڈیٹر: ایم نصیر بیگ

ڈپٹی ایڈیٹر: چوہدری محمد عبداللہ

جوائنٹ ایڈیٹرز: نزہت عروج بیگ، مہوش انور

اسسٹنٹ ایڈیٹرز: بشریٰ رضوان/شگفتہ یمن/سونیا بٹ

شوبز ایڈیٹرز: توحید اختر

چیف فوٹو گرافر: عبدالرشید لودھی

سرکولیشن منیجر: علی امیر

جنرل منیجر مارکیٹنگ: عمیر جٹ

آرٹ اینڈ ڈیزائننگ: ساجد مہتاب

کمپوزنگ: اختر شہزاد

مشاورتی بورڈ

- قیوم نظامی
- کاشف بشیر خان
- ضمیر آفاقی
- سبحان عارف صہبائی
- قیصر علی خان لودھی
- عبدالعزیز
- عندلیب بھٹی
- صنم خان

قانونی مشیر

میاں محمد بشیر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ، چیف لیگل ایڈوائزر

عظیم اعجاز ایڈووکیٹ ہائی کورٹ، لیگل ایڈوائزر

فیاض احمد ملک ایڈووکیٹ ہائی کورٹ، لیگل ایڈوائزر

اندرون ملک نمائندگان (اعزازی)

لاہور	عابد حسین، ڈاکٹر محمد رفیق
اسلام آباد	نعیمہ ناز
راولپنڈی	ناصر محمود
ملتان	چوہدری محمد الیاس، تنویر صدیقی
کوٹ ادو	رانی وحیدہ ملک
فیصل آباد	زاہد محمود
سرگودھا	ثناء نصیر شیخ
چنیوٹ	سیف علی خان
بہاولپور	ذوالفقار علی
بہاولنگر	ملک صفدر ضیاء
ڈیرہ غازی خان	طیب فاروق
صوبہ سندھ	دلاور خان قادری
کراچی	محمد ندیم سلیمانی
کوئٹہ	اعظم جان زرکون
پشاور	صاحبزادہ طالع سعید
مظفر آباد	ڈاکٹر قمر تنویر

بیرون ممالک نمائندگان

منور علی شاہد...... یورپین ممالک

مقصود قصوری...... آسٹریلیا

محمد رضوان...... مشرق وسطیٰ

قیمت اندرون ملک

-/100 روپے فی شمارہ

قیمت بیرون ملک

فی شمارہ

امریکہ 4 ڈالر ——— برطانیہ 2 پونڈ

کینیڈا 4 ڈالر ——— یورپین ممالک 3 یورو

سعودی عرب 10 ریال — متحدہ امارات 10 درہم

اس شمارے میں

- اداریہ ——— 3
- اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں ——— 5
- کشمیر پر ظلم و ستم پاکستان کی دفاعی حکمت عملی پر سوالیہ نشان ——— 7
- اسمٰعیل ہانیہ کے قتل کے بعد...... ——— 9
- آئی پی پیز اور جماعت اسلامی کا دھرنا ——— 11
- معروف شاعرہ اور مصنفہ سیدہ تسنیم بخاری کا انٹرویو ——— 13
- بنگلہ دیش سے سبق سیکھیں ——— 17
- مسائل ہی نہیں، مسائل کا حل ——— 19
- ڈیجیٹل دہشتگردی کا علاج؟ ——— 21
- دنیائے خواتین ——— 23
- ہیلتھ اینڈ فٹنس ——— 24
- شوبز کی دنیا ——— 26
- ادبی ورثہ ——— 27
- سپورٹس ——— 28
- خصوصی رپورٹس ——— 29
- لوگ کیا کہتے ہیں؟ ——— 30
- انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں ——— 31
- بین الاقوامی خبریں ——— 33
- سوشل راؤنڈ اپ ——— 34

رابطہ آفس: 231/12 علامہ اقبال روڈ، مصطفیٰ آباد، لاہور (پاکستان)

Contact: 0336-0810800 Whatsapp: 0300-4539241

E-mail: hrwmagazine@gmail.com, humanrightswatchpk@gmail.com /humanrightswatchpk

/humanrightswatchmagazine @HRWMagazine @humanrightswatchmagazine /HRWlahore

پبلشر مہوش مصطفیٰ چودھری نے عکاظ پرنٹرز، فیروز پور روڈ لاہور سے چھپوا کر 231/12، علامہ اقبال روڈ لاہور (پاکستان) سے شائع کیا۔ نوٹ: ادارہ کا جملہ شائع شدہ مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے

اداریہ

پاکستان کا یوم آزادی اور غریب عوام

پاکستان کا یوم آزادی ہر سال 14 اگست کو منایا جاتا ہے یہ دن پاکستانی قوم کے لیے خصوصی اہمیت رکھتا ہے یہ وہ دن ہے جب 1947 میں برصغیر کے مسلمانوں نے ایک ازاد ریاست کا خواب حقیقت میں بدلتے ہوئے دیکھا۔ یوم آزادی کا دن ملک بھر میں بہت جوش وخروش سے منایا جاتا ہے۔ اس روز سرکاری سطح پر کئی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں جن میں جھنڈا لہرانے اور قومی نغموں کی گونج بھی شامل ہوتی ہیں یوم آزادی کے موقع پر چراغاں بھی کیا جاتا ہے اور پوری قوم یکجا ہوکر قومی پرچم کو لہراتے ہوئے جشن آزادی مناتی ہیں۔

تاہم یوم آزادی کا یہ جشن ہمیں ایک اہم سوال پر غور کرنے کی بھی دعوت دیتا ہے کہ کیا پاکستان کی آزادی کی روشنی ہر پاکستانی کے گھر تک پہنچی ہے۔ جبکہ یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ پاکستان کی آبادی کا ایک بڑا حصہ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی بسر کررہا ہے۔ انہیں بنیادی ضروریات جیسے تعلیم، صحت، پینے کا صاف پانی، ملاوٹ سے پاک اشیاء خوردونوش اور مناسب رہائش کی سہولیات تک رسائی حاصل نہیں ہیں۔ یوم آزادی کا مقصد صرف جشن منانا ہی نہیں ہے بلکہ ہم کو بحثیت قوم اپنے ان وعدوں کو بھی یاد رکھنا چاہیے۔ جو آزادی کے وقت ہم نے کیے تھے۔

آزادی معاشی اور سماجی انصاف کے بغیر نامکمل ہے۔ ہمارے ملک کے عوام کو یہ احساس دلانے کی بھی ضرورت ہے کہ یہ آزادی ان کے لیے بھی ہے جو ابھی تک آزادی کے ثمرات سے محروم ہیں۔ یوم آزادی پر ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ ہم نے معاشرتی ناہمواریوں کے شکار لوگوں کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں۔ یوم آزادی کا تقاضا ہے کہ حکومت اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے غریب عوام کے مسائل کے حل کے لیے ٹھوس اقدامات کرے جبکہ غربت کے خاتمے، تعلیم کے فروغ، صحت کی بہتر سہولیات، مہنگائی کے خاتمے اور معاشی مواقعوں کی فراہمی کے لیے جامع پالیسیاں بنانا اشد ضروری ہے۔ عوام کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ معاشرتی اور قومی یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ضرورت مندوں کی مدد کریں اور ان کی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔

یوم آزادی ہمیں ماضی کی یادوں میں بھی لے جاتا ہے اور ہمیں یوم آزادی کے موقع پر پاکستان کے لیے اپنا مال واسباب جانیں اور عصمتیں قربان کرنے والوں کو بھی نہیں بھولنا چاہیے۔ پاکستان کی آزادی کے فوائد ہر شہری تک پہنچانے کے لیے ہمیں ایک ایسے پاکستان کے لیے کام کرنا ہے جہاں ہر شہری کو برابر کے حقوق اور مواقع حاصل ہوں۔ اس میں دوسری رائے نہیں ہوسکتی کہ غریب عوام کی حالت بہتر کیے بغیر ہم حقیقی آزادی کے مقاصد حاصل نہیں کرسکتے۔ اس لیے یوم آزادی کے موقع پر یہ عہد کرنا چاہیے کہ ہم ایک ایسا پاکستان بنائیں گے جو ہر شہری کے لیے خوشحالی اور ترقی کا ضامن ہو۔

ارشد ندیم ایک قومی ہیرو

پیرس اولمپکس میں جولین تھرو (نیزہ بازی) میں پاکستان کے نیزہ باز ایتھلیٹ ارشد ندیم نے گولڈ میڈل جیت کر دنیا بھر میں پاکستان کا نام روشن کیا ہے۔ پاکستان کیلئے چالیس سال بعد اولمپک گولڈ میڈل جتوانے والے کھلاڑی ارشد ندیم کا پاکستان میں واپسی پر شاندار استقبال کیا گیا اور انہیں کئی انعامات سے نوازا گیا جو کہ بہت اچھا اقدام ہے۔ پاکستان کے لیے گولڈ میڈل جیتنے والے کھلاڑی کی زیادہ سے زیادہ حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔ ارشد ندیم کو انفرادی مقابلوں میں پاکستان کو گولڈ میڈل لانے بھی اعزاز حاصل ہے۔ حکومت کو کرکٹ کے ساتھ ساتھ دوسری کھیلوں کی بھی مکمل سرپرستی کرنی چاہیے تاکہ دوسری کھیلوں میں بھی کھلاڑی مناسب سہولیات اور مواقع ملنے پر ارشد ندیم کی طرح ملک اور قوم کا نام روشن کرنے کا سبب بن سکیں۔

مرحبا گُل بہار
انعامات ہی انعامات
مرحبا
SINCE 1975
قدرت کی حکمت
شربت
گُل بہار
Microwave Oven
5 انعامات
Toasters
10 انعامات
LED 24"
24V
5 انعامات
Umrah Ticket
2
ٹکٹ
Gold Ear Rings
10 انعامات
Special
Gift Hamper
100 انعامات
اکانومی پیک ۱۵۰۰ ملی لیٹر
اب مرحبا گل بہار کی خریداری پر جیتیں ڈھیروں انعامات۔ مرحبا گل بہار کا لیبل اپنے فون نمبر اور شناختی کارڈ کی کاپی کے
ہمراہ پوسٹ بکس نمبر 66 لاہور کے پتہ پر ارسال کریں اور قرعہ اندازی میں شامل ہونے کا موقع حاصل کریں۔
قرعہ اندازی 14 اگست 2016 کو ہوگی۔
\MarhabaLaboratoriespk
UAN: 111-152-152
www.marhaba.com.pk

اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں

رسمی بات چیت

آپا منزہ جاوید

سب پاکستانیوں کو 77واں یوم آزادی مبارک ہو۔ یہ خوشیوں بھرا دن ہے جوش جذبے کو ابھارنے اور حب الوطنی کو اجاگر کرنے کا دن عہد وفا کرنے اور دوہرانے کا دن ہے۔

خوشیاں منائیں لیکن اپنے مذہب کے مطابق ہمارے مذہب میں ڈھول بجانے کی ممانعت ہے ہم کسی چیز کے ملنے ہر سجدہ شکر ادا کرتے ہیں۔ الحمدللہ رب العالمین کہتے ہیں۔تو ہمیں چاہیے اس دن شکرانے کے نفل ادا کرنے کا خاص طور پر اہتمام کریں۔ جتنا ہو سکے صدقہ خیرات کریں۔ تحفے میں اپنے ملک کو کو ہر سال کچھ ایسا تحفہ دیں جو اس کی آن بان میں اضافے کا باعث بنے۔ یہ کیا کہ ساری رات سڑکوں پر شور مچانا بائیک کا سلانسر نکال کر چلانا بجائے بجاتے رہنا اور جو خاندان کے افراد آتش بازی دیکھنے یا رنگ برنگی روشنیاں کمکے دیکھنے نکلیں ان پر پٹاخے پھینکنا مذاق اڑانا افسوسناک ہے حیرت ہے یہ کون سی آزادی کی تقریب ہے جس میں بہودگی ہولڑکیوں کو تنگ کرنا کہاں کی آزادی کا جشن ہے ہماری مائیں بہنیں بیٹیاں جب اپنے ہی آزاد ملک میں ہی محفوظ نہیں ۔۔آپ کی غیرت کہاں مرگئی ہے کیا آزادی اس لیے حاصل کی تھی کہ تم خود اپنی ماں بہنوں بیٹیوں کو لوٹ سکو۔ ان کو تنگ کر سکو ان پر پٹاخے پھینک سکو انہیں چھڑ سکو اے پاکستانیوں کچھ تو سوچیں کچھ تو خیال کریں کہ یہ ملک کلمے کے نام پے آزاد ہوا تھا مسلمانوں کو ایسا ملک چاہیے تھا جہاں وہ آزادی سے کلمہ حق بلند کر سکیں۔ کھلے عام نماز پڑھ سکیں۔ جب مرد روزی رزق کمانے باہر جائیں تو انکے خاندان محفوظ ہوں ان کے گھر محفوظ ہوں۔تو کیا ہوا کیا آپ اس آزادی کی قدر کر رہے ہیں۔آپ نے اب تک اپنے ملک کے لیے کیا کیا ہے جو ملک کی ترقی وخوشحالی میں معاون ثابت ہو۔

کیا آپ جشن آزادی کے لیے چودہ اگست کا دن پس شور شرابے اور موج مستی منانے کے لیے مقرر کر چکے ہیں کہ اس دن کو آگاہی اور شعور کا دن بنا کر گزار رہے ہیں اپنے نسلوں کو بتائیں کہ ہمارا پیارا ملک کیسے آزاد ہوا تھا کیسے ہمارے جوان بے دریغ بے دردی سے قتل کیے گے کیسے ہماری ماں بہنوں بیٹیوں نے اپنی عزتوں کی قربانی دی کیسے عظیم لوگوں نے اپنے خاندان اپنی وراثت اپنے مال مویشی چھوڑ کر بھوکے ننگے جانوں کی قربانیاں دیے کر آگ اور خون کا دریا پار کر کہ اپنے آنے والی نسلوں کے لیے آزاد ملک حاصل کیا۔ کیسے کیسے تاجر رئیس اس آزادی کے لیے رول گے بادشادہ سے فقیر ہوئے کیسے کیسے بہادروں نے اپنی جانوں پر کھیل کر بہت سے لوگوں کو بچایا انہیں کیا چاہیے تھا۔ "آزادی"

یہ آزادی بہت قیمتی ہے شکر کریں ہم ایک آزاد ملک میں رہتے ہیں آزادی کی قدر و قیمت جاننی ہے تو ان ملکوں کے باشندوں پر نظر دوڑائیں جو آزادی سے محروم ہیں اور آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں سکول کالج یونیورسٹی میں ناچ گا کر آزادی کا جشن نہیں منایا جاتا یہ تو سجدہ شکر کا دن ہے ان شہدا کو یاد کرنے کا دن ہے جو راہ جہاد آزادی میں شہید کر دیے گے جن کے جسموں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا جن کو قبریں اور جنازے بھی نصیب نہیں ہوئے تھے ان لڑکیوں بہنوں کو یاد کر کہ

روئیں جو آزادی کے لیے لٹ گئیں جو اندھے کنواں کی نظر ہوئیں جنھوں نے خود کنواں میں چھلانگیں لگائیں ان ماں کی حیرت اور خوف زدہ ٹھٹھرتی آوازیں آنکھیں یاد کیجیئے جن کے سامنے ان کے شیر بیٹے شہد کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے گے آزادی یونہی نہیں مل جاتی اس کے پیچھے ہزاروں داستانیں ہوتی ہیں گہرے زخموں کی دکھوں کی کہانیاں ہوتی ہیں۔اپنی تاریخ بچوں کو پڑھائیں ان کو وہ ساری داستانیں سنائیں تاکہ وہ آزادی کی قدر و قیمت پہچان سکیں۔جان سکیں۔ناچ گانے کے لیے یہ ملک نہیں لیا گیا تھا۔خدارا سوچیں سمجھیں آپ کس مقام پر کھڑے ہیں کیا آپ آزاد ملک کی قدر کرتے ہیں۔۔جب آپ اور آپ کی نسلیں قربانیوں کی داستانیں سنیں گی تو سمجھیں گے کہ ہمارے آباواجداد نے آزاد ملک کیوں ؟کس مقصد کے لیے حاصل کیا تھا؟ ۔پھر وہ اپنے ضمیر کی عدالت لگائیں گے کہ ہم نے ان کی قربانیوں کا کیا بدلہ دیا ہے ؟ہمیں اپنے ملک کو کیسے سنبھال کر ترقی کامیابی کی طرف لے کر جانا ہے؟ ۔غیرت مند قومیں آزادی کا جشن اس طرح مناتی ہیں کہ ہر فرد یہ فخر کرتا ہے میں نے اس سال اپنے ملک کے لیے یہ یہ کیا ہے میں فخر محسوس کرتا کرتی ہوں کہ اس کے وقار کو بلند کرنے میں میرا بھی ہاتھ ہے۔اس دن عہد کیجیئے ہم اس ملک کی سلامتی کے لیے تن من دھن سے لگن اور محنت سے کام کریں گے اور دنیا میں اپنے ملک کا نام اچھائی میں بلند کریں گے اور یاد رکھیں ملک و قوم کا نام بلند وہی کرتے ہیں جو خود بلند کردار کے ہوتے ہیں سچے اور وعدے کے پکے ہوتے ہیں آیئے ملکر کر اپنے ملک سے وعدہ کریں ہم ایسا کوء کام نہیں کریں گے جس سے ملک کا وقار پست ہو بلکہ پوری ایمانداری سے اس کی ترقی خوشحالی کے لیے کوشش کریں گے اور اپنے ملک کو خوشیوں سے بھر دیں گے امن وسکون بانٹیں گے۔ملک ہماری پہچان ہے ہماری آن بان جان ہے یہ ملک سلامت ہے تو ہم سلامت ہیں ہم سب ایک ہیں پاکستان زندہ باد پائندہ باد

ایسپاک اور سی ڈی ایف کے زیر اہتمام

جشن آزادی کی تقریب کا انعقاد

رپورٹ: ارفع عاربی

لاہور: پاکستان کے 77ویں یوم آزادی کے سلسلے میں انوائرمینٹل سروسز پاکستان (ESPAK) اور کمیونٹی ڈویلپمنٹ فاؤنڈیشن (CDF) کے زیر اہتمام ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔جس میں عورتوں اور بچوں میں کچن گارڈننگ کے تصور کو اجاگر کرنے پر زور دیا گیا۔ شاہ روح ٹیکنالوجیز کے سی ای او ڈاکٹر حامد سعید اور میڈیا منیجر ارفع عاربی نے خصوصی شرکت کی۔تقریب کی میزبانی کے فرائض سی ڈی ایف کی ڈائریکٹر مریم خان

اور ایسپاک کے زرعی ماہر ڈاکٹر افتخار شاہ نے انجام دیے۔تقریب کا آغاز اللہ کے نام سے کیا گیا،جس کے بعد پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔مہمان خصوصی مس ثمینہ اشرف، ریجنل ڈائریکٹر رہنما پنجاب فیملی پلاننگ ایسوسی ایشن نے پودا لگا کر باقاعدہ شجر کاری مہم کا آغاز کیا۔تقریب میں سی ڈی ایف سلائی مرکز کی بچیوں اور ان کی ماں نے بھی شرکت کی۔اس کے علاوہ افتخار رسول شیخ، مبشر کمیانہ اور مختلف اداروں کی اہم شخصیات بھی پروگرام میں موجود تھیں۔بچیوں نے ملی نغمے گائے اور تمام مہمانانِ گرامی نے سر سبز پاکستان اور ماحول کو صاف رکھنے کے موضوع پر بات چیت کی۔تقریب کا اختتام ملی ترقی و خوشحالی کی دعاؤں کے ساتھ ہوا۔

کشمیر پر ظلم و ستم پاکستان کی دفاعی حکمت عملی پر سوالیہ نشان

حسبِ موقع

roqiyaghazal@hotmail.com

رقیہ غزل

5اگست ایشیائی خطے کا وہ سیاہ ترین دن ہے، جب بھارت کے فاشسٹ حکمران مودی نے اپنے ہی آئین کو روندھتے ہوئے کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کر دی، جسے انگریز سرکار کبھی ختم نہ کر سکی ۔ کیونکہ نریندر مودی کے فاشزم نظریے میں اقوام متحدہ کی قرار دادوں اور اپنے آئین کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ غاصبانہ قبضہ کیا اور جنت نظیر مقبوضہ کشمیر کی ساری آبادی کو یرغمال بنا کر، ریاست کو عقوبت خانے میں تبدیل کرتے ہوئے ، ہمارے کشمیری بہن بھائیوں پر جبر و استعداد کی ایسی دستان رقم کی، جو روح دہلا دیتی ہے۔اس غیر آئینی قبضے کو چھ سال ہو گئے لیکن !بدقسمتی سے مقبوضہ ریاست پر بھارتی جبر واستعداد پر انسانی حقوق کے علمبردار خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔ بلکہ مسلمان ممالک بھی صرف اور صرف لفاظی تک محدود ہیں اور اپنے سفارتی تعلقات کی بہتری کا ڈھول ہی پیٹتے دکھائی دیتے ہیں ۔ یہ ستم ظریفی نہیں تو کیا ہے کہ جب ہم تین سو تیرہ تھے تو لرزتا تھا زمانہ اور آج جبکہ ہم لاتعداد ہیں تو تلواروں کے سائے میں رقص کے سوا کچھ نہیں کرتے بلکہ اپنے مسلمان بھائی بہنوں کی آہ و بکا پر آواز بھی اتنی اٹھاتے ہیں جس سے ہمیں اور ہمارے مفادات کو ٹھیس نہ پہنچے جبکہ کشمیر ہماری شہ رگ ہے اور کشمیری بھائی بہنوں کے لئے آواز اٹھانا عین عبادت ہے تاہم کسے انکار ہے کہ عمران خان حکومت نے کشمیر پلیٹ میں رکھ کر ٹرمپ کو دے دیا تھا کہ فیصلہ کر دیں اور یہی وہ وقت تھا جب بھارت کا فاشسٹ حکمران ہماری کمزوری جان گیا، اس نے آئین کی دھجیاں اڑا دیں اور امن کا پیامبر بھی بن گیا۔جبکہ ہماری حکومت نے کوئی ٹھوس اقدام نہ کیا بلکہ پاکستان کو رسوا اور جدو جہد آزادی کو دھندلا یا کہ کرتار پوری راہدری کھول دی اور دوستی کا ہاتھ بڑھا دیا جبکہ آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں مسلمانوں کا سب سے زیادہ قتل عام سکھوں نے کیا تھا جبکہ ہندو بنئے تو چھپ کر وار کرنے والی قوم ہے۔بمشکل ہماری جان چھوٹی تھی مگر عمران سرکار نے بھارتی جسارت اور غاصبانہ قبضے پر کوئی ٹھوس اقدام کرنے کی بجائے الٹا کرتار پور راہداری کی سہولت دی مزید گرونانک ڈے اور گرونانک یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھ کر جد جہد آزادی کے منہ پر کالک مل دی اور اس منافقانہ زیادتی پر مبنی اقدام کو سفارتی کامیابی قرار دیا حالانکہ جس وقت راہداریاں کھولی جا رہی تھیں تو مودی بلوچستان کے احساس محرومی پر تقریریں کر رہا تھا اور مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں مئوثر بھارتی کردار کو فخریہ بیان کر رہا تھا۔۔ یہ ایک تلخ سچ ہے کہ ہمارا ایکشن علامتی مدد کے سوا کچھ نہیں رہا کیونکہ ہماری حکومتوں نے جب بھی بھارت کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تو بنیادی تنازعات کو پس پشت ڈال کر سفارتی و تجارتی تعلقات کی بہتری پر بات کی جبکہ بھارت نے ہمیشہ بغل میں چھری اور منہ پر رام رام کی پالیسی اختیار کی۔

یوں تو بھارت نے اپنے ماتھے پر کئی کالے جھومر سجائے لیکن پانچ اگست دو ہزار انیس کو جو لہو کی ہولی کھیلی اس نے بھارتی چہرے کو ہمیشہ کے لیے مسخ کر دیا ہے ، بھارت ایک ایسے حکمران کے زیر تسلط ہے جو اپنے دہشت گردانہ نظریات کیوجہ سے خون پینے والی بلا اور گجرات کے قصائی کے نام سے مشہور ہے۔ کیونکہ اس نے ہزاروں مسلمانوں کو زندہ ٹرین میں جلا دیا تھا، اسی

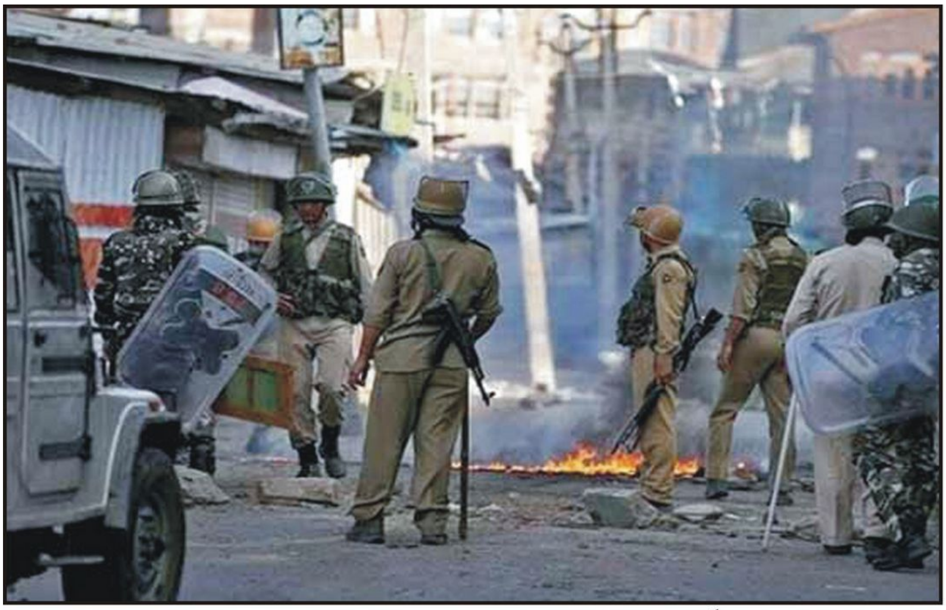

اسلام دشمنی نے اسے ہندوؤں کا مسیحا بنایا، اسی آڑ میں اس نے آئین کی دھجیاں اڑائیں اور سلامتی کونسل کی درجنوں قرار دادوں کو بھی اہمیت نہ دی جن میں کشمیر کو متنازع قرار دیا گیا تھا اور اس تنازعے کے حل کے لیے ایک آدادانہ، منصفانہ اور غیر جانبدرانہ استصواب کی تجویز دی گئی تھی تاکہ یو این او کی زیر نگرانی کروائے جانے والے استصواب میں کشمیری فیصلہ کرسکیں کہ وہ پاکستان یا بھارت میں سے کس کے ساتھ شمولیت چاہتے ہیں لیکن مودی نے وہ سب ایک جھٹکے میں ختم کردیا اور اب وہ سمجھتا ہے کہ اس نے سلامتی کونسل میں استصواب کی قرار دادوں کا باب بند کردیا ہے جبکہ بھارت کا یہ اقدام اقوام متحدہ کے چارٹر کی بھی کھلی خلاف ورزی ہے کاش ! آج قائد اعظم محمد علی جناح جیسا مرد آہن موجود ہوتا تو وہ ہند کا پردہ جمہور چاک کرتا اور دنیا کو اس کا اصل چہرہ دکھاتا لیکن ۔۔وائے افسوس ! ہم محلے کی ماسیوں کی طرح میڈیائی ٹاک اور فرضی دعووں میں اپنی نااہلیوں کو چھپائے بلی کی طرح آنکھیں بند کئے بیٹھے ہیں۔

ہمیں ماننا ہوگا کہ کشمیری اپنے خون سے تاریخ رقم کرتے ہوئے پاکستان کی طرف دیکھتے رہے اور پاکستان اقوام متحدہ کی طرف جبکہ نام نہاد انسانی حقوق کے علمبرداروں کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی کہ کشمیر کے لئے آواز اٹھانے والوں کو صفحہ ہستی سے مٹادیا جائے، اس سلسلے میں بعض راہنماؤں کو امریکہ کے حوالے کرنے کے لیے ایسے پچیدہ حالات پیدا کئے گئے جن کے سبب پاکستانی حکمران بے بس ہوجائیں تاکہ کشمیریوں کی آواز اقوام عالم تک نہ پہنچ سکے اور کشمیر کاز کو ہمیشہ کے لیے دبا دیا جائے بس یہی مسئلہ ہے کہ کسی نے پوچھا بھی نہیں کہ امریکہ انصاف وقانون کا جو نمائشی ڈھول پیٹتا پھرتا ہے اس کی عملداری کہاں ہے: مسلمانوں کی جب بات آتی ہے تو کبھی آزادی اظہار رائے کا نام دیکر توہین آمیز خاکوں کی شکل میں عالمی دہشت گردی کی پشت پناہی کی جاتی ہے، کبھی عافیہ صدیقی جیسے بے گناہوں کو ناکردہ گناہوں کی پاداش میں لامحدود عرصہ کے لیے پابند سلاسل رکھا جاتا ہے، کبھی ڈاکٹر غلام نبی فائی کی آواز کو دبا دیا جاتا اور پاکستانی حکام کا منہ بھیک کے طور پر دیئے گئے قرضوں سے بند کردیا جاتا ہے ! آج کہنے میں کوئی عار نہیں کہ اسلام دشمنی نے استعماری قوتوں کو بے حس بنا دیا ہے اور امت مسلمہ اپنی بے ہمتیوں، لالچ اور تساہل پسندی کی وجہ سے اشتعال انگیز جنگوں میں گھر چکی ہے لیکن اب وقت آگیا ہے خوف کے بت توڑ کر مصلحت پسندی کا لبادھا اتار کر اپنے وسائل کو بروئے کار لاکر بنیادی مسائل کا حل تلاش کیا جائے۔ازخود نقشے تبدیل کرنے سے کچھ نہیں ہوگا۔آج ہمیں ان سازشوں کے خلاف متحد ہوکر برسر پیکار ہونا ہوگا کہ جن میں ہماری سوچ، عملی کارکردگیوں اور ہمارے ارادوں پر مختلف قسم کے دباؤ ڈال کر اپنے ہی گھر کی جنگوں اور پریشانیوں میں الجھا کر کمزور کردیا گیا ہے، ممکن ہے مغرب کے انتہا پسند اور مخالف حلقے جان بوجھ کر بھی ایسی غلط فہمیاں پیدا کر رہے ہوں، تاہم اس میں شک نہیں کہ اہل مغرب کا ایک بڑا حصہ سنجیدگی سے اسلام کے متعلق تحفظات رکھتا ہے اس لیے ہمیں ایسی حکمت عملیاں اختیار کرنی ہونگی کہ ہم مغرب کے انصاف پسند حلقے کو اپنی طرف مائل کرسکیں، بے شک مشکل ہے مگر ناممکن نہیں اگر ہم خواب غفلت سے نہ جاگے اور کشمیری بھائیوں اور اپنے حقوق کے لیے آواز بلند نہ کی تو ہمارا ذکر تاریخ کے سیاہ ابواب میں لکھا جائے گا کیونکہ کشمیر پر جاری ظلم وستم پاکستان کی دفاعی حکمت عملی پر سوالیہ نشان ہے!

اسمعیل ہانیہ کے قتل کے بعد۔۔۔۔

روشن لعل

گوریلا جنگ چاہے جس بھی مقصد کے لیے لڑی جارہی ہواس میں ہر فریق سے وابستہ لوگ خود کو اس بات کے لیے تیار رکھتے ہیں کہ انہیں کسی بھی وقت دشمن کو مارنے کا موقع مل سکتا ہے اور ان کا دشمن کسی بھی وقت انہیں نشانہ بنا کر ختم کرسکتا ہے۔اسی سبب، یہ تصور کیا جاتا ہے کہ گوریلا جنگ لڑنے والی تنظیموں سے وابستہ لوگوں اور ان کے لیڈروں کا اچانک کسی حملے میں قتل کیے جانے کا امکان سب سے زیادہ ہوتا ہے۔اس طرح کے واضح امکان کے باوجود اگر گوریلا جنگ لڑنے والی کسی تنظیم کا کوئی لیڈر اچانک قتل کر دیا جائے تو اس کے پیروکار اور حامی انتہائی جذباتی ردعمل کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں۔گوریلا جنگ لڑنے والی فلسطینیوں کی تنظیم حماس کے لیڈر اسمعیل ہانیہ کے اسرائیلی سازش کے تحت تہران میں قتل کے بعد بھی ان کے پیروکاروں اور حامیوں کی طرف سے جذباتی ردعمل دیکھنے میں آرہا ہے۔اسمعیل ہانیہ کے حامی اور پیروکار اگر ان کے قتل پر جذباتی ردعمل کا مظاہرہ کررہے ہیں تو ایسا ہونا قدرتی بات ہے جس پر کسی کو حیرت نہیں ہونی چاہیے لیکن جو لوگ اس قتل کے بعد تجزیے کررہے ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنا کام غیر جذباتی ہوکر کریں۔

اسمعیل ہانیہ کو ایران کے دارالحکومت تہران میں فراہم کی گئی محفوظ پناہ گاہ میں نشانہ بنا کر قتل کیے جانے کے بعد یہ بات زیر نظر تحریر رقم کیے جانے تک معمہ بنی ہوئی ہے کہ ان پر وہ میزائل (اندرون یا بیرونی تہران) کہاں سے فائر کیا گیا جس نے کھڑکی توڑ کر براہ راست انہیں نشانہ بنایا۔گو کہ یہ بات ابھی تک معمہ ہے مگر اسرائیل کی طرف سے ہانیہ کے قتل کی ذمہ داری قبول کرنے کے بعد کسی اور پر اس سازشکے شک کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔اسرائیل نے جس طرح بین الاقوامی قوانین کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے اسمعیل ہانیہ کو نشانہ بنایا،اس کی حمایت کرنا اسرائیلی لابی میں شمار کیے جانے والے ملکوں کے بس میں بھی نہیں ہے۔اسرائیل نے غیر مہذب، غیر اخلاقی اور انتہائی ناپسندیدہ طریقے سے سازش کر کے صرف اسمعیل ہانیہ کو قتل ہی نہیں کیا بلکہ نومنتخب ایرانی صدر مسعود پزشکیان کے ساتھ انتہائی گھنانی شرارت بھی کی ہے۔اسمعیل ہانیہ کے قتل کے بعد یہ باتیں سامنے آچکی ہیں کہ اسرائیل نے اس قسم کا جال بچھا رکھا ہے کہ اس کے لوگ ہانیہ کو ترکیہ یا قطر میں بھی قتل کر سکتے تھے مگر خاص مقصد کے تحت، اس کام کے لیے نومنتخب ایرانی صدر کی تقریب حلف برداری کے موقع پر ہانیہ کے تہران میں قیام کے وقت کا انتخاب کیا گیا۔

نومنتخب ایرانی صدر مسعود پزشکیان کا شمار ایران کے ایسے موڈریٹ لوگوں میں ہوتا ہے جو وہاں مذہبی بنیاد پرست لوگوں کے آمرانہ اختیارات اور اجارہ داری کے خلاف ہیں۔گو کہ ایران میں مذہبی بنیاد پرست لوگوں کی آمریت اور اجارہ داری کو حاصل آئینی تحفظ کی وجہ سے ایرانی صدر کے پاس اپنی آزاد رائے کے تحت ملک چلانے کے اختیارات نہیں ہوتے لیکن پھر بھی وہ اور اس کے لوگ پارلیمنٹ کا فورم استعمال کرتے ہوئے ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں جو مذہبی اجارہ داروں کے خلاف رائے عامہ کو ہموار کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔

مسعود پزشکیان کی موڈریٹ شناخت کی وجہ سے انہیں صرف ایران میں معتدل اصلاحات کا داعی ہی نہیں بلکہ بیرون دنیا کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے کا حامی بھی تصور کیا جاتا ہے۔ مسعود پزشکیان چاہے جسقدر بھی موڈریٹ ہوں مگر جب کسی ملک کی سلامتی اور خودمختاری کو کوئی اس طرح چیلنج کرے جس طرح اسرائیل نے تہران میں اسمعیل ہانیہ کو سازش کے تحت قتل کر کے کیا ہے تو ایسا ہونے پر کسی موڈریٹ انسان کے لیے بھی صبر وتحمل کا مظاہر کرنا ممکن نہیں رہتا۔ مسعود پزشکیان، اگرچہ موڈریٹ انسان ہیں مگر ایرانی صدر کی حیثیت سے انہوں نے اسمعیل ہانیہ کے تہران میں قتل پر اسی قسم کے ردعمل کا مظاہرہ کیا ہے جس طرح کا ردعمل کوئی مذہبی بنیاد پرستوں کا حمایت یافتہ صدر ظاہر کرتا۔

اسمعیل ہانیہ کو جس خاص موقع اور خاص جگہ پر قتل کیا گیا اس سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اسرائیل کا مقصد صرف انہیں قتل کرنا نہیں بلکہ یہ بھی ہے کہ ایران کا صدر چاہیے ابراہیم رئیسی جیسا قدامت پرست بندہ ہو یا مسعود پزشکیان جیسا موڈریٹ انسان، بیرونی دنیا اور خاص طور پر یورپی ملکوں کا رویہ اس کے لیے کبھی تبدیل نہ ہو۔ اسمعیل ہانیہ کے قتل کے بعد ایران کے روحانی پیشوا علی خامنہ ای نے اسرائیل سے بدلہ لینے کے لیے جو ارادے ظاہر کیے اگر وہ ملک کے سپریم لیڈر کی حیثیت سے ان پر عمل درآمد کریں تو مسعود پزشکیان کے لیے یہ ممکن نہیں ہوگا کہ بحیثیت صدر کسی قسم کے مفاہمتی رویے کا مظاہرہ کر سکیں۔ اسرائیلی وزیراعظم بنیامن نیتن یاہو اپنی حکمرانی کو تحفظ اور طول دینے کے لیے جس قسم کے غیر انسانی رویوں کا مظاہرہ کرتا ہے اس کے جواز کے لیے اسے ایک مستقل دشمن کا وجود درکار رہے۔ اپنی ضرورت کے تحت وہ ایران کو مستقل دشمن کے روپ میں دیکھنا چاہتا ہے۔ بنیامن نیتن یاہو کی یہ ضرورت پوری ہوتی دکھائی دے رہی ہے کیونکہ اسمعیل ہانیہ کے قتل کے بعد اسرائیل اور ایران کی دشمنی کی بنیادیں مزید مضبوط ہوئی ہیں۔ ہانیہ کے قتل پر ایران کے بنیاد پرست حلقوں نے ویسے تو شدید غم وغصے کا اظہار کیا ہے مگر اس قتل کے بعد انہیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ وہاں ایک موڈریٹ شخص صدر مملکت منتخب ہو گیا ہے۔ اسمعیل ہانیہ کے قتل سے پہلے بیرونی دنیا، جس میں اسرائیل کے حامی یورپی ملک بھی شامل ہیں، بنیامن نیتن یاہو پر غزہ میں جنگ بندی کے لیے مسلسل دباؤ ڈال رہے تھے۔ غزہ میں جنگ اکتوبر 2023 میں اسمعیل ہانیہ کی حماس کے اسرئیل پر میزائل گرائے جانے کے بعد شروع ہوئی۔ حماس کے اسرائیل پر میزائل حملوں کے بعد اسرائیل نے جن جوابی کاروائیوں کا آغاز کیا اس کے نتیجے میں اب تک عورتوں اور بچوں سمیت 39000 سے زیادہ فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں۔ حماس کے حملوں کے جواب میں نہتے غزہ باسیوں پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری، مہذب تصور کیے جانے والے ملکوں پر ان کے اپنے شہریوں نے دبا ڈالا کہ بنیامن نیتن یاہو کی حکومت کو جنگ بندی کے لیے مجبور کیا جائے۔ غزہ میں جنگ بندی کے لیے اقوام متحدہ کی منظور کردہ قرارداد کے باوجود بنیامن نیتن یاہو نے جنگ بندی سے مسلسل انکار کیا۔ اسمعیل ہانیہ کے قتل کو جواز بنا کر اگر ایران اسی طرح اسرائیل پر میزائل فائر کرتا ہے جس طرح اس نے اپریل 2024 میں کیے تھے تو اس سے شاید حسب سابق اسرائیل کو تو کوئی نقصان نہ پہنچے لیکن بنیامن نیتن یاہو کو یقینی سیاسی فائدہ ہوگا اور وہ جنگ بندی سے انکار کرتے ہوئے غزہ باسیوں پر زندگی مزید تنگ کرنے کی کوشش کرے گا۔ اسمعیل ہانیہ کی ہلاکت یقیناً اسرائیل کا قابل مذمت عمل ہے لیکن اس عمل کے ردعمل میں ایسا کچھ نہیں ہونا چاہیے جس سے غزہ باسیوں کے لیے زندہ رہنا ہی ناقابل برداشت ہو جائے۔

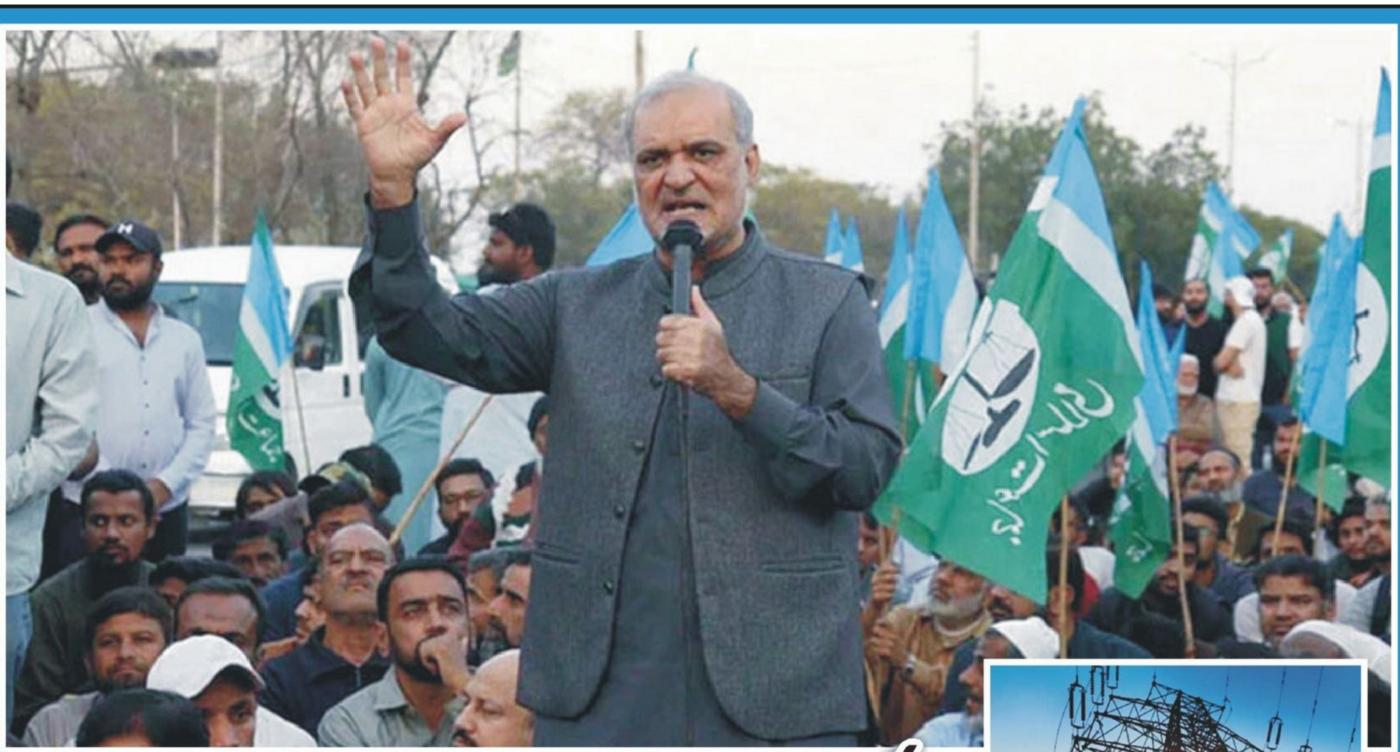

آئی پی پیز اور جماعت اسلامی کا دھرنا

منظر نامہ

قیوم نظامی

qayyumnizami@gmail.com

بجلی کی ہوشربا سنگدلانہ اور غیر منصفانہ مہنگائی کا مسئلہ پاکستان کے ہر گھر، ہر صنعت اور تجارتی ادارے کا بڑا مسئلہ بن چکا ہے۔ آئی پی پیز کے بارے میں جو انکشافات منظر عام پر آرہے ہیں اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ سب بااثر اور طاقتور افراد، خاندانوں، اداروں اور گروپوں نے بہتی گنگا میں ہاتھ دھوئے ہیں اور اس حمام میں تمام ننگے نظر آتے ہیں۔ گزشتہ نگران حکومت کے وفاقی وزیر توانائی گوہر اعجاز آج کل اصل حقائق عوام کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ انکے مطابق گزشتہ مالی سال کے دوران حکومت نے کپیسٹی چارجز کے نام پر 1.93 کھرب روپے آئی پی پیز کو ادا کیے جنہوں نے بجلی کی زیرو پیداوار کی اور 370 بلین روپے بجلی کے تین پلانٹس کو ادا کیے گئے۔ حکومت ایک پاور پلانٹ سے 750 روپے فی یونٹ کے حساب سے بجلی خرید رہی ہے 200 روپے فی یونٹ کے حساب سے کوئلے سے بنانے والے پلانٹ سے خریدی جا رہی ہے۔ گوہر اعجاز کہتے ہیں کہ ان کرپٹ معاہدوں کی وجہ سے صارفین کو 60 روپے فی یونٹ کے حساب سے بجلی سپلائی کی جا رہی ہے۔ حبکو اور کیپکو کو 2023 اور 2024 میں 46 ارب روپے ادا کیے گئے حالانکہ ان دونوں بجلی گھروں نے ایک یونٹ بجلی بھی پیدا نہ کی۔ گوہر اعجاز کے مطابق اس کھلے استحصال اور جبر کو ختم کرنے کے لیے لازم ہے کہ حکومت کپیسٹی چارجز دینا بند کر دے اور آئی پی پیز کے ساتھ ہونے والے معاہدے منسوخ کر دیے جائیں۔ ان پر موجودہ حالات اور عوام کی مشکلات کے مطابق سنجیدہ نظر ثانی کی جائے اور عوام کو آئی پی پیز کے ظالمانہ شکنجے سے آزاد کرایا جائے۔ پاکستان میں 1991 تک 60 فیصد بجلی پانی سے پیدا کی جاتی تھی جو نہ صرف سستی تھی بلکہ یہ طریقہ ماحول دوست بھی تھا۔ آج صورتحال یہ ہے کہ پانی سے پیدا ہونے والی بجلی صرف 26 فیصد رہ گئی ہے کیونکہ ملک کو درامدی فیول سے بجلی پیدا کرنے والے آئی پی پیز کے پاس گروی رکھ دیا گیا ہے۔ ان ظالمانہ آئی پی پیز کی وجہ سے گردشی قرضہ تین ہزار ارب روپے تک پہنچ چکا ہے مگر حکمران خاموش ہیں کیونکہ وہ بھی اس ظلم و ستم میں برابر کے شریک ہیں۔ بجلی کے بلوں نے ایک جانب عوام کی چیخیں نکال دی ہیں جبکہ تجارتی اور صنعتی ادارے بند کیے جا رہے ہیں۔ حکمران اشرافیہ خاموش ہے اور اس نے آنکھیں بند کر رکھی ہیں کیونکہ آئی پی پیز کے ساتھ انکے مالی مفادات وابستہ ہیں۔ آج حالات اتنے سنگین ہو چکے ہیں کہ ہر باشعور شہری اس نتیجے پر پہنچ چکا ہے کہ آئی پی پیز اور پاکستان دونوں اکٹھے نہیں چل سکتے۔ بجلی کے معاہدے 80 خاندانوں سے کیے گئے ہیں جن میں صرف 20 غیر ملکی ہیں اور باقی سب کا تعلق پاکستان سے ہے۔ آئی پی پیز کے معاہدوں کا آغاز 1994 میں ہوا جب بجلی کی طویل لوڈ شیڈنگ ہو رہی تھی۔ یہ محترمہ بے نظیر بھٹو کا دور تھا جس میں مرد اول آصف علی زرداری بہت زیادہ اثر و رسوخ حاصل کر چکے تھے انہوں نے خصوصی دلچسپی لے کر آئی پی پیز کے ساتھ بجلی پیدا کرنے کے ایسے معاہدے کر لیے جو آج شہریوں کے لیے موت کے پروانے ثابت ہو رہے ہیں۔ آئی پی پیز کو ادائیگی ڈالروں میں کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ایک رپورٹ کے

مطابق مسلم لیگ نون کی حکومت کے دوران 2013 سے 2018 تک 130 آئی پی پیز کے ساتھ معاہدے کیے گئے۔ مسلم لیگ نون کے رہنما بڑی ڈھٹائی سے یہ دعوے کرتے رہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دور میں لوڈ شیڈنگ ختم کردی تھی اور ان کے دور میں جو لوٹ مار ہوئی اس کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ آصف علی زرداری کے دور 2008 سے 2013 تک پی پی پی کی حکومت نے 48 کمپنیوں کو بجلی پیدا کرنے کی اجازت دی۔ عمران خان کے دور حکومت میں 30 کمپنیوں کو مال بنانے کا موقع فراہم کیا گیا۔ افسوس عمران خان بھی اپنے وعدے کے مطابق نیا پاکستان تشکیل نہ دے سکے۔ انہوں نے اپنے دور میں عوام کو ریلیف دینے کے لیے انکوائری کمیٹی ضرور تشکیل دی۔ آئی پی پیز کے بڑے بینیفیشری رزاق داود عمران خان کے مشیر تھے۔ پاکستان کی واحد منظم اور عوامی مسائل میں سنجیدہ دلچسپی لینے والی جماعت اسلامی نے آئی پی پیز کے ظلم وستم کے خلاف دھرنے کا اعلان کیا تو حکومت نے اس جماعت کے ہزاروں کارکنوں کو گرفتار کر کے اس دھرنے کو منتشر کرنے کی پوری کوشش کی۔ جماعت اسلامی کے نائب امیر محترم لیاقت بلوچ نے دھرنے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومتی ناروا رکاوٹوں، فسطائی غیر آئینی ہتھکنڈوں کے باوجود عوام بڑی تعداد میں دھرنے میں شریک ہوئے ہیں۔ جماعت اسلامی کے کارکنوں کے خلاف کریک ڈاون کیا گیا، پولیس گردی کی گئی اور جو گرفتاریاں کی گئیں انکی ہم شدید مذمت کرتے ہیں۔ پاکستان کا آئین احتجاج کا حق دیتا ہے جسے ختم نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان کے عوام نے جماعت اسلامی کے امیر محترم حافظ نعیم الرحمٰن کی کال پر لبیک کہتے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں جماعت اسلامی کے دھرنے میں شرکت کی ہے۔ جب تک عوام کے مطالبات تسلیم نہیں کیے جائیں گے یہ دھرنا جاری رہے گا اور اگر ضرورت پڑی تو لیاقت باغ سے ڈی چوک اسلام آباد تک مارچ بھی کیا جائیگا۔ جماعت اسلامی کے دلیر اور بہادر امیر محترم حافظ نعیم الرحمٰن نے شرکا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم تھکنے والے ہیں نہ بکنے والے ہیں کارکن تیار ہیں۔ کسی وقت بھی آگے بڑھنے کی کال دے سکتا ہوں۔ گرفتار کارکنان کی رہائی تک حکومت سے کسی قسم کے مذاکرات نہیں ہوں گے مجھے اور میری پارٹی کو کچھ نہیں چاہیے میرے ملک کے کروڑوں شہریوں کو انصاف دو عوام بلبلا رہے ہیں اور حکمرانوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگ رہی۔ آپ مفت بجلی گیس پٹرول استعمال کریں اپنی مراعات بڑھائیں اور عوام کا خون نچوڑیں۔ ایسا مزید نہیں چلے گا۔ آئی پی پیز کا دھندا اب بند کرنا ہوگا۔ تنخواہ دار طبقے پر ٹیکس کم کیا جائے بجلی سستی کی جائے یہی جماعت اسلامی کے دھرنے کے بنیادی مطالبات ہیں۔ جماعت اسلامی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ 500 یونٹ تک ماہانہ استعمال کرنے والے صارفین کے بل میں 50 فیصد رعایت دی جائے۔ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں پر لیوی ٹیکس ختم کیے جائیں اور حالیہ اضافہ واپس لیا جائے۔ اشیائے خورد ونوش بجلی گیس کی مسلسل بڑھتی ہوئی نا قابل برداشت قیمتوں نے ضروریات زندگی کی خریداری کو عوام کی پہنچ سے دور کر دیا ہے لہٰذا ان میں بھی 20 فیصد کمی لائی جائے۔ اشرافیہ کی عیاشیاں عوام کے لیے ناقابل قبول اور ناقابل برداشت ہو چکی ہیں لہٰذا غیر ترقیاتی اخراجات کو 35 فیصد کم کیا جائے۔ تمام آئی پی پیز کے ساتھ کپیسٹی پیمنٹ اور ڈالر میں ادائیگی کے معاہدے ختم کیے جائیں۔ زراعت اور صنعت پر ٹیکسوں کا ناجائز ناقابل برداشت بوجھ 50 فیصد کم کیا جائے۔ تنخواہ دار طبقہ پر ظالمانہ ٹیکس واپس لیے جائیں، اشرافیہ کی مراعات کو ختم کیا جائے۔ جماعت اسلامی کی قیادت نے دوٹوک الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ اگر عوام کے مطالبات تسلیم نہ کیے گئے تو دھرنے پورے پاکستان میں پھیلا دیے جائیں گے۔ نظام کی تبدیلی کے لیے شعور اور بیداری پیدا کرنے والی پاکستان جاگو تحریک نے جماعت اسلامی کے دھرنے سے اخلاقی اور سیاسی تعاون کا اعلان کیا ہے۔ پاکستان کی تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کے کارکنوں کو مہنگائی جیسا ہم نوعیت کے عوامی مسئلے پر جماعت اسلامی کا بھرپور ساتھ دینا چاہیے۔ جماعت اسلامی ایک جانب عوام کو منظم کر رہی ہے اور دوسری جانب اس نے حکومت سے مذاکرات کا بھی سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے تاکہ افہام وتفہیم کے ساتھ یہ مسئلہ حل کرایا جا سکے۔ عوام کو منظم طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے حقوق چھین کر لینے پڑیں گے اور کوئی آپشن حکمران اشرافیہ المعروف بدمعاشیہ نے عوام کے لیے نہیں چھوڑا۔ جماعت اسلامی کے بارے میں پھیلائے جانے والے شکوک و شبہات غلط ثابت ہوں گے۔ جماعت اسلامی عوام کی منظم طاقت کو استعمال کر کے عوامی مطالبات منظور کروانے میں کامیاب ہو جائے گی۔ پاکستان کے 25 کروڑ عوام کی دعائیں جماعت اسلامی کے ساتھ ہیں۔

معروف شاعرہ، مصنفہ آرٹسٹ اور سماجی رہنما سیدہ تسنیم بخاری کی خصوصی گفتگو

سیدہ تسنیم بخاری معروف شاعرہ، مصنفہ، آرٹسٹ اور سماجی رہنما ہیں۔ ان کے غزلوں اور نظموں پر مشتمل شاعری کے تین مجموعے شائع ہو چکے ہیں جبکہ چوتھے شعری مجموعے پر کام جاری ہے۔ انہوں نے اٹھارہ سال تک شعبہ تدریس میں بھی خدمات سرانجام دیں۔ وہ تسنیم بخاری ویلفیئر فاؤنڈیشن اور بزم تسنیم بخاری انٹرنیشنل تنظیموں کی چیئرپرسن بھی ہیں۔

انٹرویو
غلام مصطفیٰ چوہدری

سیدہ تسنیم بخاری ادبی دنیا میں منفرد پہچان رکھنے والی شاعرہ اور مصنفہ ہیں انہوں نے اپنی محنت اور لگن کی بدولت بطور شاعرہ اپنا مقام بنایا ان سے ماہنامہ ہیومن رائٹس واچ کی ہونیوالی خصوصی گفتگو قارئین کیلئے پیش کی جارہی ہے۔

سوال: آپ اپنی ذاتی زندگی اور فیملی کے بارے میں بتائیں؟

جواب: الحمدللہ سید گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں۔ اٹھارہ سال شعبہ تدریس میں خدمات انجام دیں، اسکے بعد شوبز سے وابستگی ہوگئی اور ساتھ ساتھ ادب سے منسلک ہوگئی۔ شوبز اور ادب اب بھی ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ انکے علاوہ تسنیم بخاری ویلفیئر فاؤنڈیشن کے توسط سے خدمت خلق میں اپنی خدمات پیش کر رہی ہوں۔

سوال: آپ نے کس کس تعلیمی ادارے سے تعلیم حاصل کی نیز آپ کا تعلیمی سفر کیسا رہا؟

جواب: میٹرک کا امتحان میں نے سنٹرل ماڈل گرلز ہائی سکول گلبرگ تھری سے پاس کیا اور بی اے تک تعلیم گلبرگ کالج میں حاصل کی، مزید تعلیم شادی ہو جانے کی وجہ سے جاری نہ رکھ سکی لیکن پھر کچھ عرصے بعد گھر میں تیاری کرتے ہوئے پرائیویٹ امتحانات دیکر اپنا ایم اے اردو مکمل کیا۔

سوال: آپ کی ادب کی دنیا میں کب اور کیسے آمد ہوئی؟ علاوہ ازیں آپ کو کب یہ احساس ہوا کہ آپ شعر وشاعری کر سکتی ہیں؟

جواب: پہلی بار نہم جماعت یعنی سکول دور میں ایک افسانہ لکھا جو کہ ایک نجی بینک کے میگزین میں شائع ہوا اور کافی پزیرائی ملی مگر تعلیم مکمل کرنے کے دوران مزید کچھ نہ لکھ سکی۔ شاعری کی طرف مائل شادی کے بعد اس وقت ہوئی جب گھر میں مسائل نے جنم لیا اور نہیں معلوم کہاں سے الفاظ جڑتے جڑتے شاعری کے مزاج کی طرف لے جانے لگے اور یہیں سے شاعری کی شروعات نثری اور آزاد نظمیں لکھنے سے ہوئی جو کہ بعدازاں میرے پہلے استاد جو کہ صوبائی سیرت ایوارڈ یافتہ ہیں کی حوصلہ افزائی اور اصلاح سے ایک نکھار کی شکل اختیار کرتی چلی گئی مزید رہنمائی میں میرے دوسرے استاد ارشاد نیازی صاحب کا بہت بڑا کردار ہے۔

سوال: شاعری کا باقاعدہ آغاز آپ نے غزل سے کیا یا نظم سے اور آپ کی زیادہ شاعری غزلوں پر ہے یا نظموں پر؟

جواب: شاعری کا آغاز ویسے تو میں نے نظم سے کیا لیکن اگر باقاعدہ آغاز کی بات کی جائے تو میرے شعری سفر کا باقاعدہ آغاز غزل سے ہوا۔ میرا زیادہ تر شعری مجموعہ غزلوں پر ہی مشتمل ہے لیکن نظم کہنے سے محبت ہے۔

سوال: آپ کس کس زبان میں شاعری کرتی ہیں؟

جواب: جی میری فی الوقت ساری شاعری اردو اور پنجابی میں ہے۔مگر چاہنے والوں کے بیحد اصرار پر سرائیکی سیکھنے کی بھی کوشش جاری ہے اور امید ہے انشااللہ جلد کوئی سرائیکی مجموعہ کلام بھی متوقع ہے۔

سوال: آپ کا پہلا مجموعہ کلام کب چھپا اور اس کا نام کیا ہے؟

جواب: میرا پہلا شعری مجموعہ سیاہ چاند 2021 میں منظر عام پر آیا جو کہ میری پہچان بنا اور الحمدللہ اسکی پزیرائی کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

سوال: آپ کے اب تک کتنے شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں، کیا کسی نئے شعری مجموعے پر بھی کام ہو رہا ہے؟

جواب: الحمدللہ میرے اب تک تین شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں، سیاہ چاند، نظم نظم ہے عکس میرا اور ہیر اور میں، اسکے علاوہ چوتھے شعری مجموعے کا بھی ارادہ اور انشااللہ امید ہے اس بارے میں بھی جلد کوئی نوید سناؤں گی۔

سوال: آپ کو کن کن موضوعات پر شاعری کرنا زیادہ پسند ہے؟

جواب: مجھے رنج والم اداسی اور کہیں کہیں رومانوی موضوعاتی شاعری پسند ہے۔

سوال: آپ نے شعر و ادب کی دنیا میں قدم رکھنے کے بعد کون کون سی ادبی شخصیات سے رہنمائی حاصل کی؟

جواب: شعر و ادب کی دنیا میں میرے پہلے استاد صابر انصاری ہی ہیں جنہوں نے میرے الفاظ سے مجھ میں چھپی ہوئی شاعرہ کو ڈھونڈا اور حوصلہ افزائی بھی کی، انکے بعد ارشاد نیازی صاحب کی تعلیمات میرے لئے مشعل راہ ہیں۔ان شخصیات کے علاوہ جو بھی احسن طور سے رہنمائی فرمائے تو دل سے قبول کرتی ہوں۔

سوال: آپ کو شعر و ادب کی دنیا میں کون کون سی شخصیات پسند ہیں؟

جواب: جواب: اگر گزرے ہوئے شعرا کرام کی بات کی جائے تو احمد فراز، محسن نقوی اور منیر نیازی جبکہ شاعرات میں پروین شاکر کی شاعری اور شخصیت میری پسندیدہ ہیں۔

سوال: خواتین کو تو مختلف شعبہ جات میں آتے ہوئے کئی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، کیا آپ کو بھی شاعری کی دنیا میں آنے کے بعد کوئی مسائل سامنے آئے؟

جواب: میں یہاں یہ بتانے میں ذرا بھی عار محسوس نہیں کرونگی کہ جب میں نے ادب کی اس دنیا میں قدم رکھا تو شروعات میں بہت سے گندی سوچ، زبان اور نظروں والے لوگوں کا سامنا کرنا پڑا۔جو آج بھی نظر آ جائیں تو خون کھولتا ہے، مگر اسکے بعد اچھے کردار اور بااخلاق شخصیات کی رہنمائی کی وجہ سے اللہ پاک نے نام اور مقام بنایا اور مزید راستے کھلتے چلے گئے۔اصل میں میں اپنے خاندان کی پہلی شاعرہ ہوں اور اسی وجہ سے میرے اپنے فیملی ممبرز کو کچھ عجیب سا تو لگتا تھا مگر اب

خوش ہوتے ہیں۔

سوال: آپ کی نظر میں اچھی شاعری کی تعریف کیا ہے؟

جواب: میری نظر میں شعری صورت میں ہر وہ بات یا پیغام جو نہائیت سہولت سے پڑھنے والے سمجھ آ جائے اور دل پر اثر کرے شاعری کہلاتی ہے۔

سوال: ایک شاعر کو اپنے تمام شعری مجموعے اچھے لگتے ہیں پھر بھی آپ سے جاننا چاہیں گے کہ آپ کو اپنا کون سا شعری مجموعہ زیادہ پسند ہے؟

جواب: بہت اچھا سوال کیا آپ نے میرے الحمدللہ تین شعری مجموعے منظر عام پر آ چکے ہیں اور مجھے واقع ہی تینوں بہت پسند ہیں۔"سیاہ چاند" میرا پہلا شعری مجموعہ جس نے مجھے ترقی دی اور "نظم نظم ہے عکس میرا" جو کہ میرا نثری نظموں کا مجموعہ ہے میرے دل کے بہت قریب ہے، اسی طرح تیسرا مجموعہ کلام "ہیر اور میں" ہے جو میرے شائقین کی طرح مجھے بھی بہت زیادہ پسند ہے۔

سوال: ہمارے ملک میں شعر و ادب کا مقام اب پہلے والا نہیں رہا لوگ ادب اور شاعری میں دلچسپی کم لے رہے ہیں آپ کے نظر میں شعر و ادب کے زوال کی وجہ کیا ہے؟

جواب: میں بالکل بھی اس بات سے اتفاق نہیں کرتی کہ شعر و ادب پر زوال ہے یا ہوگا۔کیونکہ اگر پہلے کی نسبت دیکھا جائے تو پہلے سے زیادہ لوگ اب شعر و ادب کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔بلکہ سوشل میڈیا کی وجہ سے جو شعر و ادب کی ترویج دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔بس کچھ لوگ جو کہ گروپ بازی کر کے ادیبوں اور شعرا میں تفریق اور نفرت پیدا کرتے ہیں اور اوپر آنے والے نیچے کی طرف دھکیلتے ہیں یا کیچڑ اچھالتے ہیں صرف ایسے

ماحول کی وجہ سے اچھا لکھنے والے ادب سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ مگر اس کو ہم زوال نہیں کہیں گے۔ میرے خیال سے ہم سب کو اپنے حصے کا مثبت کردار پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

سوال: موجودہ دور کی شاعری میں نئے موضوعات نظر کیوں نہیں آتے؟

جواب: ایسی بات نہیں ہے میری نظر میں بیشمار نو آموز لکھاری ہیں جو کہ جدید اور موضوعاتی شاعری میں اپنا ہی ایک رنگ رکھتے ہیں مگر شاید انکو مناسب مواقع میسر نہیں آتے۔ باقی نئی موضوعاتی شاعری کا بحران شاید کچھ اس لئے بھی ہے کہ جو کوئی کسی خاص موضوع یا حالات حاضرہ پر لکھ دے تو اسکی حوصلہ افزائی اس لئے نہیں کی جاتی کہ جب میں اس موضوع پر کچھ نہیں لکھ سکا یا سکی تو اس کو داد و تحسین کیوں ملے اور یوں ہر موضوعاتی شاعری ایک مخصوص سطح پر چھپی اور رکی رہ جاتی ہے اور عوام عامہ تک نہیں جا پاتی۔

سوال: کیا شعر و ادب معاشرے کو متاثر کر سکتا ہے نیز موجودہ شعر و ادب کے معاشرے پر ہونے والے اثرات کے بارے میں بتائیں؟

جواب: بہت ہی خوبصورت سوال ہے اور اس سوال کا جواب میں صرف سر ڈاکٹر علامہ محمد اقبال اور حبیب جالب صاحب کے نام لکھ دینا ہی مناسب اور کافی سمجھتی ہوں۔ جن کی شاعری نے معاشرے کو بے حد متاثر کیا۔

سوال: موجودہ اور قدیم دور میں کن شعر و ادب کی شخصیات سے آپ متاثر ہیں؟

جواب: جہاں قدیم دور کی بات ہے تو میری پسندیدہ شخصیات زیادہ قدیم تو نہیں اگر قدیم ہو بھی گئیں تو سدا بہار ہی رہیں گی۔ پرانے شعرا کرام میں احمد فراز کی شاعری بہت پسند ہے اور پروین شاکر صاحبہ بہت پسند ہیں بلکہ پروین شاکر صاحبہ میرے لئے روحانی استاد کا درجہ رکھتی ہیں اسی طرح اگر عصر حاضر کی بات کی جائے تو واجد امیر صاحب اور صغیر احمد صغیر کی شاعری مجھے بھاتی ہے اور یہ دونوں نہ صرف شفیق و انیس ہیں بلکہ شعر و ادب کے فروغ میں بھی انکا بہت بڑا کردار ہے۔

سوال: آپ شعر و ادب کو مستقبل میں کیسا دیکھتی ہیں؟

جواب: عصر حاضر میں جو عروج شعر و ادب اور شعرا کرام کو حاصل ہوا ہے وہ قابل دید و تحسین ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے پہلے سے صرف شاعری پڑھنے والے لوگ زیادہ ہوتے تھے مگر اب سننے اور دیکھنے والوں کا ذوق وشوق بھی دیکھنے کو مل رہا ہے اور یہ بہت خوش آئند بات ہے۔ میرے خیال سے اگر ہم گروپ بندیوں سے ہٹ کر اور مثبت رہ کر اور مل جل کر کام کرینگے تو آنے والا دور شعر و ادب کے لئے سنہری دور کہلائے گا۔

سوال: آپ شعر و ادب کی دنیا میں نئے آنے والوں کو بطور ایک سینئر ادبی شخصیت کیا مشورہ دیں گی؟

جواب: ایک سینئر شاعرہ ہونے کے ناطے میں نئے لکھنے والے بچے اور بچیوں کو ہمیشہ یہی تاکید کرتی ہوں کہ خود سے لکھیں چاہے تھوڑا ہی لکھیں۔ میرا ماننا ہے کہ شاعری رب کی عطا ہے اور جس ذہن پر اترتی ہے وہ یقیناً اس قابل ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا کسی چاپلوسی کر کے خود کو مت گرائیں بلکہ اپنی قلم کی طاقت سے اتنی اڑان بھریں کہ لوگ آپکو سر اٹھا کے دیکھیں۔

سوال: آپ شعر و ادب کے فروغ کے لئے کیا خدمات انجام دے رہی ہیں اس بارے میں بھی آگاہ فرمائیں؟

جواب: الحمدللہ شعر و ادب کی ترویج اور فروغ کے لئے میں اپنی ایک تنظیم بزم تسنیم بخاری انٹرنیشنل چلا رہی ہوں اور گاہے بگاہے مشاعروں کا انعقاد کرواتی رہتی ہوں جس میں ملک بھر کے نامور شعرا و شاعرات شرکت فرماتے ہیں اور ساتھ ساتھ نو آموز لکھاریوں کو خصوصی

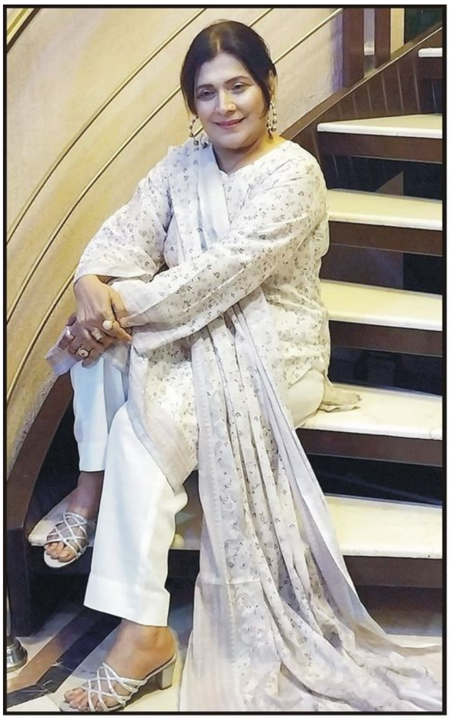

مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔

سوال: ادبی سرگرمیوں کے علاوہ آپ کے دیگر مشاغل کیا ہیں؟

جواب: جہاں تک بات مشاغل کی ہے تو مشغلہ صرف شاعری ہی ہے جو کہ میرے لئے تسکین کا باعث ہے، دوسرا مشغلہ اور ذریعہ معاش شوبز ہے۔ اس سے ہٹ کر جیسا کہ پہلے بھی ذکر کر چکی ہوں کہ میں نے خود کو دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے وقف کیا ہوا ہے اور تسنیم بخاری ویلفیئر فاؤنڈیشن کی چیئر پرسن ہونے کی حیثیت سے جتنا بھی موقع ملا اپنے اس ادارے کو بھی وقت دیتی ہوں۔

سوال: کیا آپ کو قومی سطح کے علاوہ بین الاقوامی مشاعروں یا ادبی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا اتفاق ہوا ہے اس بارے میں بھی آگاہ فرمائیں؟

جواب: جی قومی سطح پر مشاعروں اور ادبی تقاریب میں شرکت تو معمول کی بات ہے مگر بین الاقوامی سطح پر بہت بار مجھے مدعو کیا گیا مگر مصروفیت کے باعث شرکت ادھوری رہ گئی مگر مستقبل میں انشااللہ شرکت کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔

سوال: آپ کے پسندیدہ لباس، کھانے، موسم، رنگ اور پھل کون سے ہیں؟

جواب: لباس میں ہمیشہ ہی شلوار قمیض اور ساڑھی میرا پسندیدہ لباس رہے ہیں، کھانے میں باربی کیو بہت

پسند ہے مگر الحمدللہ رب کی پیدا کردہ ہر شے کھاتی ہوں اور نخرہ نہیں کرتی۔ برسات اور سردی یہ دونوں موسم بہت اچھے لگتے ہیں۔لباس کے اعتبار سے سیاہ رنگ پسند کرتی ہوں۔ موسم سرما میں مالٹا اور موسم گرما میں آم کھانا پسند ہیں۔

نمونہ کلام

سیدہ تسنیم بخاری

تیرے چھونے سے خوبصورت ہوں
ورنہ پتھر کی ایک مورت ہوں
تو کہانی سمجھ رہا ہے مگر
ایک سچائی ہوں حقیقت ہوں
تو مجھے چھوڑ کیوں نہیں دیتا
جب ترے واسطے اذیت ہوں
دیکھنا ایڑیاں اٹھا کے مجھے
اس قدر میں بلند قامت ہوں
وہ کسی اور کی طلب تسنیم
میں کسی اور کی ضرورت ہوں

☆☆☆

احساس کی حدت سے پگھلنے نہیں دیتی
میں خود کو کسی طور بکھرنے نہیں دیتی
لہروں کی طرح ساعتِ ہجراں کی اداسی
گردابِ اذیت سے نکلنے نہیں دیتی
اس تیز ہوا سے ہے فقط اتنی شکایت
آنچل کو اڑاتی ہے سنبھلنے نہیں دیتی
اک عمر سے بکھری ہوئی تعبیر کی حسرت
آنکھوں سے کوئی خواب گزرنے نہیں دیتی
اک بار بس اک بار وہ اپنا مجھے کہتا
مر جاتی مگر اس کو مکرنے نہیں دیتی
اس ذات کا صد شکر ادا کیسے نہیں ہو
دہلیز پہ جو غیر کی جھکنے نہیں دیتی
خود کی ہی نظر لگ نہیں جائے کہیں تسنیم
اس ڈر سے بھی میں خود کو سنورنے نہیں دیتی

☆☆☆

آنکھ نے ماہتاب دیکھا ہے
یا ادھورا سا خواب دیکھا ہے
ایک تصویر میں ترا چہرہ
بے بہا بے حساب دیکھا ہے
ایسا لگتا ہے دیکھ کر تجھکو
جیسے کھلتا گلاب دیکھا ہے
دیر تک کچھ نظر نہیں آیا
جب کبھی آفتاب دیکھا ہے
عشق سے دور جو ہوا تسنیم
بس وہی کامیاب دیکھا ہے

☆☆☆

آسماں کی وسعت سے آگے نکل
روشنی کے ہی مرکز کو مرکز بنا
اس کی باتوں سے بانہوں کی جانب لپک
زندگی کے ہی مرکز کو مرکز بنا
اس کی موجودگی شاعری کا بھرم
وہ نہ ہو تو خیالوں کو دیمک لگے
چھوڑ افسردگی کے ٹھکانے سبھی
شاعری کے ہی مرکز کو مرکز بنا

ریگ زاروں سے پڑتی ہوئی دھوپ سے
تیرے چہرے کی رونق ہی ماری گی
اے مری جان سن میرے کہنے پہ چل
تازگی کے ہی مرکز کو مرکز بنا
زندگی بھر اجالے میں پھرتی رہی
پھر بھی تجھ کو اجالا نہیں مل سکا
گر سکوں چاہیے اب تھکن میں تجھے
تیرگی کے ہی مرکز کو مرکز بنا
اتنی بے خوابی اچھی نہیں میری جاں
اس لیے تجھ سے کہتی ہوں میں آج پھر
تو بھی تسنیم آنکھوں میں سپنے سجا
زندگی کے ہی مرکز کو مرکز بنا

☆☆☆

میں کہاں بارشوں کی عادی ہوں
تیری یادیں بھگوئے رکھتی ہیں

☆☆☆

میری صورت بنا کے مٹی سے
پھر اسے بارشوں میں چھوڑ دیا

☆☆☆

طاق میں رکھ کے پھول کاغذ کے
منتظر ہے وہ میری خوشبو کا

☆☆☆

مجھکو وہ قیمتاً نہیں ملتا
مفت میں تجھکو جو میسر ہے

بنگلہ دیش سے سبق سیکھیں

چوہدری فرخ شہزاد

بنگلہ دیشی وزیراعظم حسینہ واجد کے 15 سالہ اقتدار کی کشتی جب عوام کے سمندر میں ہچکولے کھانے لگی تو50 بلین ڈالر کی ٹیکسٹائل ایکسپورٹ جس میں انہوں نے انڈیا اور پاکستان دونوں کو پیچھے چھوڑ دیا تھا وہ بھی انہیں عوام کے غم و غصے سے نہ بچا سکی اور انہیں جان بچانے کے لیے ملک سے فرار ہونا پڑا۔ آخری لمحات میں ان کے سامنے دو ہی راستے تھے اقتدار بچائیں یا جان۔ انہوں نے دوسرے راستے کا انتخاب کیا۔ جب عوام کا سمندر وزیراعظم ہاؤس کے باہر دھاوا بولنے کے لیے جمع تھا تو آرمی چیف نے انہیں 45 منٹ کی ڈیڈ لائن دی کہ اگر وہ نکلنا چاہیں تو انہیں آرمی ہیلی کاپٹر کے ذریعے محفوظ راستہ دیا جائے گا مگر حسینہ چاہتی تھی کہ جانے سے پہلے انہیں ٹی وی پر قوم سے خطاب کا موقع مل جائے مگر آرمی چیف نے انہیں باور کرایا کہ تب تک پانی سر سے گزر جائے گا۔ لہٰذا ان کی آخری خواہش پوری نہ ہو سکی اور وہ آبدیدہ ہو کر بھارت سدھار گئیں۔ اس سال جب وہ مسلسل چوتھی بار وزیراعظم منتخب ہوئیں تو ان کے خلاف جو لاوا پک رہا تھا اس میں مزید شدت آ گئی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مخالف سیاسی جماعتوں نے الیکشن کا بائیکاٹ کر رکھا تھا اس کے باوجود انہوں نے الیکشن کی رسم پوری کی حالانکہ پوری دنیا کا میڈیا الیکشن پر سوال اٹھاتا رہا اصل میں اقتدار میں آتے ہی انہوں نے اپنے سیاسی مخالفین کے خلاف آہنی کریک ڈاؤن کے لیے عدالتوں کا سہارا لیا اور چن چن کر سیاسی دشمنوں کو سزائے موت دی گئی جماعت اسلامی کے پروفیسر غلام اعظم کو پھانسی دی گئی تو ان کی عمر 80 سال سے زائد تھی ان پر الزام تھا کہ بنگلہ دیش کی جنگ آزادی 1971 میں انہوں نے پاکستان کا ساتھ دیا تھا یہ محض ایک مثال ہے۔ حسینہ واجد سمجھتی تھی کہ ملکی ترقی کے لیے مذہبی شدت پسندی کا خاتمہ ضروری ہے اس لیے انہوں نے جماعت اسلامی کو ملک سے ختم کر دیا اسی طرح اپوزیشن لیڈر اور سابق وزیراعظم خالدہ ضیا کو بدعنوانی کے الزامات میں عمر قید کی سزا دے دی۔ کسی مخالف کو اٹھنے یا بولنے نہیں دیا۔ کوٹہ سسٹم کے ذریعے ایسی پالیسی بنائی گئی کہ تمام سرکاری ملازمتوں پر ان کی پارٹی کے من پسند لوگوں کا قبضہ ہو جائے تا کہ ان کی پارٹی کے علاوہ کوئی اور سیاستدان کا وجود ہی نہ ہو۔ یہ ایک اشتعال انگیز سیاست تھی جو زیادہ دیر نہ چل سکی۔ ان کی اشتعال انگیزی کی اس سے بڑی مثال کیا ہو سکتی ہے کہ جب انڈین وزیراعظم مودی نے بنگلہ دیش کا سرکاری دورہ کیا تو اس موقع پر انہیں حسینہ کی طرف سے ایک گولڈن فوٹو فریم کا تحفہ دیا گیا یہ تحفہ کیا تھا سقوط ڈھاکہ کی دستاویز پر دستخط کرنے کی تقریب کی فوٹو تھی جس میں پاکستان کے جنرل نیازی سرنڈر کے پروانے پر دستخط کر رہے تھے اور ان کے ساتھ انڈین جنرل اروڑہ فاتحانہ انداز میں براجمان تھے یہ وہی موقع تھا جب جنرل نیازی نے اپنا سروس ریوالور اپنی بیلٹ سے نکال کر انڈین جنرل کے آگے رکھ دیا تھا۔ انڈیا اور بنگلہ دیش دونوں نے اس تصویر کے تبادلے کے ذریعے پاکستان کے زخموں پر 40 سال بعد پھر سے نمک چھڑک دیا تھا۔

ڈھاکہ یونیورسٹی سے شروع ہونے والے کوٹہ سسٹم کے خلاف احتجاج کی قیادت 26 سالہ طالبعلم

ناہیداسلام کے ہاتھ میں تھی جوایک سکول ٹیچر کا بیٹا ہے۔ یہ غیر سیاسی تحریک تھی کیونکہ سیاسی پارٹی تو کوئی میدان میں موجود ہی نہیں تھی جو حسینہ کو چیلنج کر سکتی۔ لیکن جب اس تحریک میں لوگ مرنا شروع ہوئے تو پورا ملک اٹھ کھڑا ہوا حالانکہ کوٹہ سسٹم پر عدالت کے فیصلے کے ذریعے عمل درآمد روک دیا گیا تھا مگر تحریک کا مطالبہ اب وزیر اعظم کے استعفیٰ کا تھا یہ سارا کام دو ہفتے سے کم عرصے میں مکمل ہو گیا۔ تاریخ میں پہلی دفعہ سنا ہے کہ سٹوڈنٹ رہنما آرمی چیف سے مل رہے ہیں اور نگران وزیر اعظم کا نام تجویز کرتے ہیں جو منظور کر لیا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں مائیکرو فنانس کے ذریعے غربت کے خاتمے کا ماڈل پیش کرنے والے گرامین بنک کے بانی ڈاکٹر محمد یونس جنہیں نوبل انعام سے نوازا گیا تھا اور دنیا بھر میں جن کے ماڈل کو اپنایا جا رہا ہے وہ اب بنگلہ دیش کے عبوری وزیر اعظم ہیں لیکن ان کی مقبولیت سے حسینہ اتنی خوف زدہ تھی کہ ان پر کرپشن کے کیس بنا کر انہیں بھی جیل میں ڈالا گیا یہ شاید پہلا نوبل انعام یافتہ شخص تھا جسے بنگلہ دیش میں غربت کے خاتمے پر سزا دی گئی ڈاکٹر یونس فرانس میں جلا وطنی پر مجبور تھے۔ میرے اس کالم سے نام اور مقام حذف کر دیا جائے تو جو کچھ اس میں لکھا گیا ہے یہ قاری کو پاکستان کی کہانی محسوس ہوگی ایشیائی جمہوری نظام شاید ہر جگہ ایسے ہی چلتا ہے۔ سیاستدان پاکستان کا ہو یا بنگلہ دیش کا ان کی ذہنی آمریت لامحدود ہوتی ہے وہ پہلے تو تاحیات اقتدار چاہتے ہیں اگلے مرحلے پر ان کی کوشش ہوتی ہے کہ اپنی آنے والی نسل کو وراثت میں اقتدار دے کر جائیں گورننس کی ساری خرابیاں اسی سوچ کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ ڈھاکہ یونیورسٹی کے طلبا نے ایک منفی مثال قائم کر دی ہے کہ کس طرح کسی حکمران کو غیر آئینی طریقے سے محکوم بنایا جا سکتا ہے۔ یہ نظیر علاقائی ممالک کے لیے کوئی اچھی مثال نہیں ہے۔ البتہ اردگرد کے حکمرانوں کو اس میں عبرت سیکھنے کا کافی سامان موجود ہے تاکہ وہ اپنی طرز حکمرانی پر نظرثانی کریں۔ بانی بنگلہ دیش شیخ مجیب الرحمان بھی ڈھاکہ یونیورسٹی کے سٹوڈنٹ لیڈر تھے جنہوں نے قائداعظم کے تحریک پاکستان کے دوران یونیورسٹی کے دورے کے دوران جب اردو کو سرکاری زبان قرار دیا تو مجیب الرحمان نے اسی وقت کہا تھا کہ انہیں یہ نامنظور ہے۔ آخری بات یہ ہے کہ بنگلہ دیش میں 50 بلین زرمبادلہ کمانے والی فیکٹریوں کی بندش کے بعد انڈیا راتوں رات متحریک ہو چکا ہے کہ بنگلہ دیش کا ایکسپورٹ پوٹینشل متاثر ہونے سے انڈیا ان کی جگہ لے لے۔ انڈیا چاہتا ہے کہ عالمی بازار میں اب بنگلہ دیش کا حصہ انہیں مل جائے جبکہ ہمارے ہاں کسی کو یاد بھی نہیں ہے یہاں ہر کوئی محو خواب ہے۔ یہاں معاشی بحالی کے بجائے سارا زور ایسی آئینی ترمیموں پر ہے جس میں مخالفین کو کمزور کیا جا سکے۔ بنگلہ دیش سے سبق سیکھیں۔

مسائل ہی نہیں، مسائل کا حل

عندلیب بھٹی

اقوامِ عالم میں پاکستان کو ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ اس کے باوجود قیامِ پاکستان سے لے کر آج تک یہ ملک لاینحل سیاسی، مذہبی، لسانی اور سماجی مسائل کا سامنا کرتا آ رہا ہے، جو بتدریج بڑھے کم نہ ہوئے۔ نوزائیدہ پاکستان نے اپنے بانی کے ساتھ ساتھ ان کے رفقا (لیاقت علی خان، علامہ اقبال) کو بھی کھو دیا۔ اس پر چند عناصر نے آزادی سے لیکر اب تک ملک کو نقصان پہنچایا جو مختلف صورتوں میں بڑھ کر عوام کے بدترین مسائل بن گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ فرقہ واریت اور قومیت پرستی کی تحریکوں نے الگ سے ملک کو کھوکھلا کر رکھا ہے۔ تحریکِ پاکستان کی اہم شق شفاف جمہوریت کا قیام تھا۔ بلاشبہ اس شق کے ساتھ انصاف نہ ہو سکا۔ جب تک ہم ایک حقیقی جمہوری نظام پر مبنی کلچر اور قانون قائم نہیں کریں گے تو کیسے ممکن ہے کہ ملک سے بیروزگاری اور معاشی عدم مساوات ختم کر سکیں گے۔

اگر سلسلہ وار دیکھا جائے تو سب سے پہلے ملک میں انتخابی اصطلاحات بہت ضروری ہیں۔ ویسے تو اس کے لیے ایک کمیٹی بن چکی ہے مگر بہترین عمل یہ ہوگا کہ ہر جماعت کی مشاورت سے انتخابی عمل کو شفاف بنانے کی تجاویز لیکر پارلیمنٹ سے ایک اسے ایک قانونی شکل دے دی جائے تاکہ بعد میں فساد کا اندیشہ نہ ہو۔ اس کے بعد اپوزیشن بھی اپنا مثبت کردار ادا کرے تاکہ ملک ایجی ٹیشن کی سیاست سے محفوظ رہ سکے۔

انتخابات کے بعد پاکستان کا سب سے بڑا مسلہ توانائی کا بحران ہے۔ جو روز بروز شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس بحران نے واضح طور پر لوگوں کے روزگار برا اثر ڈالا ہے۔ پاکستان انجیرنگ کونسل کے اعداد و شمار کے مطابق آزادی کے وقت مشرقی و مغربی پاکستان کی مجموعی پیداوار صرف میگا واٹ تھی۔ مگر میں کراچی الیکٹرک سپلائی کمپنی اور میں واپڈا کے قیام اور پھر کی دھائی میں تربیلا اور منگلا ڈیم اور مزید کئی ڈیموں کے قیام کی وجہ سے بجلی کی پیداوار میں میگا واٹ کا اضافہ ممکن ہوا، سے تک کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔ کی دھائی میں میگا واٹ سے زیادہ بجلی بننے لگی، شہروں کے ساتھ ساتھ دیہاتوں میں بھی بجلی کی فراہمی ہونے لگی۔ اس کیبعد آبادی کے اضافے کے ساتھ ملک میں بڑے بڑے انڈسٹریل سیکٹرز قایم ہونا شروع ہوئے۔ سالانہ طلبی خسارے نے لوڈشیڈنگ کے دورانیے میں اضافہ کیا ہے۔ پاکستان میں بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت طلب سے دوگنا ہے مگر عام انسان پھر بھی بدترین لوڈشیڈنگ کے ہونے کو سمجھ نہیں پاتا۔ بہرحال پاکستان میں گزشتہ بیس پچیس برسوں میں غیر ملکی باشندوں کی غیر قانونی آمد نے بھی اس توانائی کے مسئلے کو بڑھایا ہے۔ پاکستان میں ایک سو اسی ملین افراد میں سے صرف تین ملین کا نیشنل ٹیکس نمبر بنا ہوا ہے۔ اس میں بھی سبھی ٹیکس ادا نہیں کرتے۔ اس بعد یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ قیادت کے تبدیل ہو جانے پر ملک پھر سیصفر پر آ جاتا ہے۔ دنیا کے دوسرے ممالک کی طرح ملک کے بنیادی مسائل کے لئے لونگ ٹرم پالیسیاں بنائی جانا ضروری ہیں جو کم و بیش بیس سے پچیس سال پر میحط ہوں۔ اس میں اس میں ملک کی سبھی جماعتوں کے نمائندگان پر مبنی کمیٹیاں ہوں جو متفقہ طور پر تعلیم، صحت،

معیشت کے لئے کام کریں، تا کہ ہر آنے والی قیادت نئی پالیسیاں اور کمیٹیاں نہ بنانے میں وقت اور ملکی پیسہ برباد کرے ۔موجودہ دور میں تعلیم، صحت اور معیشت کے استحکام کے بغیر ترقی ناممکن ہے، بلکہ ان کے بغیر ملکی بقا کو خطرہ ہے ۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک کو تجربہ گاہ بنانے کی بجائے ٹھوس بنیادوں پر ملکی پالیسیاں مرتب کی جائیں ۔بالکل ایسے ہی جیسے دہشتگردی سے نمٹنے کے لیے باہمی یک جہتی کے ساتھ ہنگامی بنیاد پر کام کیا گیا تھا ۔ ہمارا ایک اہم مسئلہ آبی زخائر میں رکاوٹیں بھی ہے ۔اس کو حل کرنے میں قیادت جتنی دیر کرے گی ملک اتنا ہی بحران کا شکار ہوتا چلا جائے گا۔اس جگہ یہ بات بالکل بھی زیرِ بحث نہیں کہ کون سا ڈیم بنے اور کون نہ بنے ۔ بلکہ یہاں یہ بات ہو رہی ہے کہ بس کہیں ہو کوئی سا بھی ہو مگر ڈیم بنیں ۔اس پر اگر ہنگامی بنیادوں پر ملک کی تمام سیاسی جماعتوں نے متفق ہو کر فیصلے نہ لیے تو آنے والی نسل انھیں کبھی معاف نہیں کرے گی، مگر بات وہی کہ اس پر بھی لونگ ٹرم پالیسی بننے کی ضرورت ہے۔

آج ملک میں میڈیا بھی ایک مسئلہ ہے۔جی ہاں اچھی سے اچھی چیز کا استعمال غلط ہو تو اس سے مسائل پیدا ہونے لگتے ہیں ۔یوں بھی میڈیا کے بغیر کسی بھی پالیسی کا قیام نہ ممکن ہے۔ آج میڈیا کی کوئی حدود وقیود نہیں ۔گزشتہ دہائی میں میڈیا نے جہاں عوام میں شعور اجاگر کیا ہے وہیں پر ایک عام انسان کو کنفیوز بھی کیا ہے ۔عموما ٹاک شوز میں اپنی پسند کے مہمان بلائے جاتے ہیں اور ان سے اپنی ہی مرضی کے جوابات لیے جاتے ہیں ۔اس مقصد کے لیے بنائی جانے والی کمیٹی میں بھی تمام جماعتوں کے نمائندے ہوں ۔جو کسی حد کا تعین ضرور کریں کہ کسی بھی جج یا بیوروکریٹ پر تنقید ضرور ہو مگر اس میں ذاتیات کا تناظر نہ ہو ورنہ پھر جوتا کلچر ہی پنپتا جائے گا۔آج دنیا ایک گلوبل ویلج بن چکی ہے۔ہم ہمارا ملک اسی دنیا کا ایک حصہ ہیں۔کسی طور بھی ممکن نہیں کہ ہم ایک الگ دنیا بسا کر زندگی گزار دیں۔

میڈیا پھر سوشل میڈیا کی ہی بدولت ہم لمحوں میں پوری دنیا کی آگاہی حاصل کر لیتے ہیں آج ایک عام انسان بھی اپنے موبائیل پر جہاں اپنے ملک کے لیڈران کو دیکھتا سنتا ہے وہیں وہ لمحوں میں امریکی صدر سے لیکر جرمنی روس اور کوریا کے حالات سے بھی باخبر ہو جاتا ہے ۔پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اپنے ملک کے لیے کوئی بھی فیصلے لینے سے پیشتر دنیا کے حالات و اوقعات پر نظر نہ ڈالیں ۔ آج سڑک کے کنارے ہوٹل والا بھی ان معاملات پر نظر رکھتا ہے نا صرف نظر بلکہ وہ ہمارے کسی بھی لیڈر کی کسی غیر ملکی صدر یا نمائندے کی ملاقات کا اچھا خاصا تجزیہ بھی کرتا ہے ۔تو ملک کے اعلی حکام سے یہ ہی گزارش کہ یہ ملک یوں تو خاص و عام سبھی کا ہے مگر رول ماڈل تو ہمیشہ سے خواص ہی رہے اور وہ ہی رہیں گے۔تکلیف میں مبتلا عام انسان اپنی قیادت کی جانب ہی آس بھرہ نگاہ سے دیکھتا ہے۔

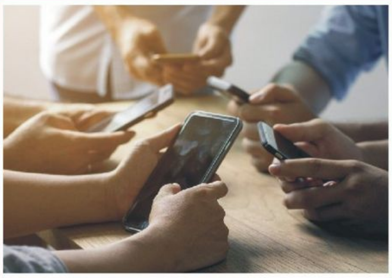

ڈیجیٹل دہشت گردی کا علاج؟

تحریر: سلمان عابد

آج کی جدید ٹیکنالوجی کی دنیا میں ڈیجیٹلائزیشن کا پھیلاؤ فطری امر ہے۔ رسمی پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا کے مقابلے میں غیر رسمی ڈیجیٹل میڈیا جسے عمومی زبان میں سوشل میڈیا کہا جاتا ہے، اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ مسئلہ محض اہمیت کا نہیں بلکہ یہ ایک متبادل میڈیا کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ یہ میڈیا محدود لوگوں تک محدود نہیں بلکہ اس کی رسائی اور استعمال بالائی طبقات سے لے کر نچلے طبقات تک ہے اور اس میں تواتر کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ اس میڈیا نے لوگوں کو زبان بھی دی ہے اور سوالات اٹھانے کا موقع بھی فراہم کیا ہے اور اسی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس ڈیجیٹل میڈیا نے سوالات کی دنیا پیدا کی ہے۔ ممکن ہے کہ سوالات کی نوعیت، معیار، صلاحیت، صحت یا سوالات کا طور طریقہ درست نہ ہو اور اس کے اداب کی سمجھ بوجھ بھی نہ ہو۔ لیکن لوگ سوالات کی مدد سے ریاستی، حکومتی، ادارہ جاتی سطح پر موجود سیاسی، سماجی، انتظامی، معاشی، قانونی، اخلاقی اور معاشرتی سوالات اٹھا کر پہلے سے موجود نظام کو چیلنج بھی کر رہے ہیں اور اس کے مقابلے میں عملاً ایک متبادل نظام کی آواز بھی اٹھا رہے ہیں۔ البتہ فوج کے ترجمان کے یہ موقف بجا ہے کہ کچھ لوگ یا گروہ اس ڈیجیٹل میڈیا کو بنیاد بنا کر فوج، فوجی قیادت اور فوج و عوام کے درمیان خلیج کو پیدا کرنے کی جو کوشش کر رہے ہیں، وہ ریاستی مفاد کے برعکس ہے۔ ان کے بقول دہشت گرد اور ڈیجیٹل دہشت گرد دنوں ایک ہیں اور ان کے مفادات باہم مشترک ہیں۔ ڈیجیٹل میڈیا بذات خود کوئی بری چیز نہیں اور جدیدیت کے دور میں اس طرح کی جدید ٹیکنالوجی کا سامنے آنا سمجھ بھی آتا ہے۔ البتہ یہ سوال اپنی جگہ اہمیت اختیار رکھتا ہے اور ایک عملی بحث کا تقاضہ کرتا ہے کہ ہم ڈیجیٹل میڈیا کی افادیت کے باوجود اس سے مثبت فائدہ اٹھا کر آگے بڑھ رہے ہیں یا اسے ہم نے ایک مخالفانہ ہتھیار کے طور پر منفی مہم کی بنیاد بنالی ہے۔ پاکستان جیسی ریاست جو انتہا پسندی اور دہشت گردی کی جنگ سے نمٹنے کی کوشش کر رہی ہے اس میں ایک بنیادی نقطہ ڈیجیٹل دہشت گردی بھی ہے جو ریاست کے بقول دہشت گردی یا عملی طور پر دہشت گردوں کے لیے سہولت کاری یا ریاست مخالف بیانیہ بنانے میں مدد کرتی ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ پاکستان میں ڈیجیٹل میڈیا کو ایک بڑے بحران کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے اور اس سے نمٹنے کے لیے ریاستی و حکومتی سطح پر مختلف پالیسیوں یا قانون سازی کی بنیاد پر نمٹنے کی عملی کوشش کی طرف پیش رفت کی جا رہی ہے۔

ایک بنیادی بات یہ سمجھنی ہوگی کہ ڈیجیٹل میڈیا ایک ٹیکنالوجی ہے اور جو بھی چاہے انفرادی سطح پر یا اجتماعی سطح پر یا ریاستی و حکومتی سطح پر یا سیاسی جماعتوں کی سطح پر اسے اپنی حمایت اور مخالفت میں استعمال کر سکتا ہے۔ ایک بیانیہ جو آپ کو پسند نہیں، آپ کے سیاسی اور سماجی نظریات سے متصادم ہے، تو اس کا جواب ایک متبادل بیانیے کی صورت میں دیا جا سکتا جاتا ہے۔ لیکن ریاست کے وائٹل انٹرسٹس کے خلاف بہتان تراشی ایک الگ ایشو ہے، عام سوشل میڈیا صارف ایسا نہیں کرتے، یہ کام منظّم گروہ کسی مخصوص مقصد کے تحت کرتے ہیں۔ دنیا کی کوئی ریاست ایسے گروہوں کو برداشت نہیں کر سکتی۔ ڈیجیٹل میڈیا یا سوشل میڈیا پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب ٹھیک نہیں اور اس کی نگرانی کی بنیاد پر سیاسی اور قانونی گرفت ہونی چاہیے۔ کیونکہ اس میں علمی و فکری بنیادوں کے ساتھ ساتھ پروپیگنڈا مہم یا مخالفانہ کردار کشی

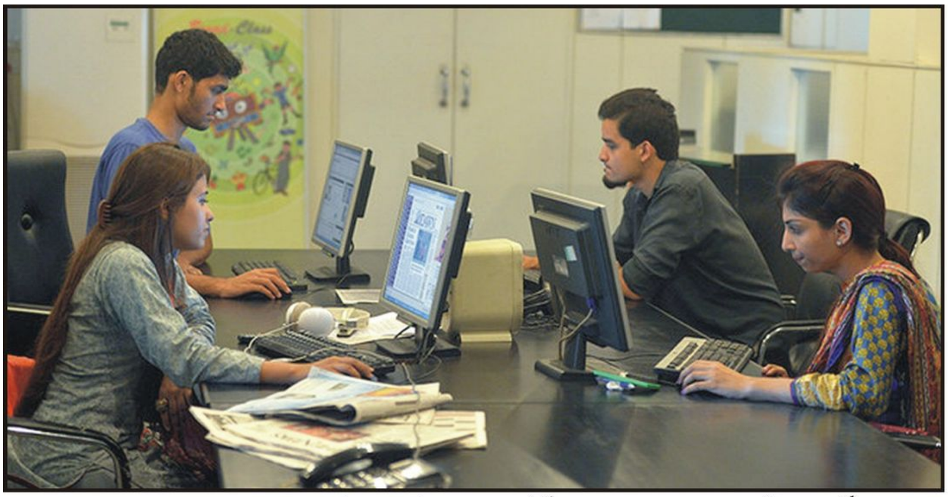

سمیت فیک نیوز کا مسئلہ بھی ہے۔لیکن اس حوالے سے ابھی مزید شفافیت کی ضرورت ہے۔حکومت تنقید، بے انصافی اور ظلم کی نشاندہی کیا دہشت گردی کے زمرے میں آتے ہیں؟ یہ خود ایک بڑا سوالیہ نشان ہے۔کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم اس ڈیجیٹل دہشت گردی کو بنیاد بنا کر علمی مباحث کو کنٹرول کرنا چاہتے ہیں۔ہمیں ڈیجیٹل میڈیا کے حوالے سے قانونی معاملات کو واضح اور شفاف رکھنا ہوگا۔خرابی چند افراد یا چند گروہ کی سطح پر ہوتی ہے جب کہ سوشل میڈیا ہر طبقہ کے لوگ استعمال کر رہے ہیں۔اگر ہم نے اس کا علاج انٹرینٹ کو بند کرنے یا اس میں تعطل پیدا کرنے یا اس سوشل یا ڈیجیٹل میڈیا میں موجود ٹولز کو بند کرنا ہے تو اس سے یقیناً مسائل حل نہیں ہوں گے بلکہ اور زیادہ خراب ہوں گے۔

قانون سازی، سخت گیر پالیسیاں اور عملی اقدامات کی اپنی اہمیت ہوگی مگر کیا ہم نے اس ملک میں علمی وفکری بنیادوں پر تعلیمی اداروں کو بنیاد بنا کر تعلیم و تربیت اور موجودہ نصاب میں اس بحث کو شامل کر کے نئی نسل کی اس ڈیجیٹل میڈیا کے استعمال میں کوئی راہنمائی کی یا کوئی علمی سطح پر اس کی حکمت عملی دیکھنے کو ملتی ہے۔قانون تو ضرورت کے تحت بنالیا جاتا ہے مگر اس قانون کے بارے میں آگاہی اور ایک شہری کے طور پر کیا اسے اس کی ذمے داریوں سے آگاہ کیا جاتا ہے۔اسکولوں سے لے کر کالجز تک اور کالجز سے لے کر جامعات تک یا دینی مدارس تک ہم نے ڈیجیٹل میڈیا یا سائبر پالیسی کے بارے میں کوئی جامع حکمت عملی کو ترتیب دیا ہے۔طالب علم تو کجا اساتذہ کی تربیت میں اس اہم امور کو کیا شامل کیا گیا ہے کہ ان کی تربیت کی بنیاد پر بچوں کی تربیت کا بندوبست کر سکیں۔گالم گلوچ، الزام تراشیاں، کردار کشی، مخالفانہ منفی مہم یا تیزی سے بڑھتا ہوا عدم برداشت کا کلچر کے مقابلے میں علمی وفکری مباحث یا مکالمہ کے کلچر کو یا دوسروں کے مخالف یا مختلف نقطہ نظر پر اعتدال پر مبنی رویوں کو فروغ دیا ہے۔مسئلہ نوجوانوں کا ہی نہیں بلکہ معاشرے کے مجموعی مزاج میں ہمیں شدت پسندی پر مبنی رجحانات دیکھنے کو مل رہے ہیں۔یہ عمل سیاست، مذہب سمیت سب جگہ پر غالب ہے۔ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہم ایک منفی یا مخالف بیانیہ کا مقابلہ بھی سچائی یا حقایق کے بجائے منفی یا مخالف حکمت عملی کے تحت ہی کرنا چاہتے ہیں جو معاشرے میں مزید انتشار کو پیدا کرتا ہے۔ڈیجیٹل یا سوشل میڈیا پر جو ایک بڑے ردعمل کی سیاست غالب ہے یا لوگوں میں ریاستی وحکومتی نظام پر غصہ ہے، ہم اس کا علاج بھی عملا تلاش نہیں کر سکے ہیں۔حکمرانی کے نظام میں پھیلی ہوئی سیاسی، قانونی اور معاشی تفریق یا لوگوں کے بنیادی حقوق سے انحراف کی پالیسی کی پامالی، سیاسی اور معاشی استحصال، مخالف آوازوں کو قبول نہ کرنا یا اسے دشمنی اور بغاوت کا رنگ دینا بھی مسائل کا حل نہیں۔کیونکہ جب ہمارا ریاستی وحکومتی نظام لوگوں کے بنیادی حقوق کی فراہمی کو یقینی نہیں بنائے گا تو طبقاتی تقسیم گہری ہوگی۔ہمیں ڈیجیٹل یا سوشل میڈیا میں ذمے داری کا احساس پیدا کرنے کے لیے لوگوں اور کمزور طبقات کے بنیادی حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے قومی سطح پر ایک بڑی ڈیجیٹل لٹریسی پر مبنی مہم کی ضرورت ہے۔یہ کام علمی وفکری ادارے یا تعلیمی محاذ پر ہی ممکن ہے۔اس محاذ پر علمی اور عملی دونوں محاذوں پر شفاف انداز میں آگے بڑھنا چاہیے۔اس کا علاج بھی تعلیمی ماہرین کی مدد سے تلاش کیا جائے۔ وفاق اور صوبوں کی سطح پر قائم ہائر ایجوکیشن کمیشن، جامعات سے جڑے وائس چانسلرز، تعلیمی ماہرین، میڈیا کے سنجیدہ افراد یا دینی وسیاسی اہل دانش کو بنیاد بنا کر لوگوں کی تعلیم و تربیت پر زیادہ توجہ دینی ہوگی۔تعلیمی اداروں یا جامعات سے نکلنے والی تجاویز اور پالیسیوں کو بنیاد بنا کر ریاست یا حکومت کا نظام جب پالیسیاں یا قانون سازی کرے گا تو اس کے مثبت نتائج ملیں گے اور ان معاملات سے نمٹنے کی ساکھ بھی قائم ہوگی اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو محض قانون سازی کچھ نہیں دے سکے گی۔

دنیائے خواتین

ترتیب و اہتمام

بشریٰ رضوان

پکوان

ویجیٹیبل میکرونی

اجزا: میکرونی ایک پیکٹ (ابلی ہوئی)۔ چکن آدھا کلو (ابلا ہوا) ۔مٹر آدھا کپ (ابلے ہوئے)۔ پھول گوبھی ایک کپ ۔گاجر ایک کپ (سلائس کٹ)۔ آلو ایک کپ (سلائس کٹ) ۔شملہ مرچ آدھا کپ (کیوب کٹ) ۔ چلی سوس 5 کھانے کے چمچ ۔سویا سوس 3 کھانے کے چمچ۔ نمک حسب ذائقہ (ایک کھانے کا چمچ) ۔کالی مرچ آدھا کھانے کا چمچ۔ چکن پاؤڈر ایک چائے کا چمچ ۔1 کھانے کا چمچ سرکہ۔ ترکیب: ایک پتیلی میں سب سے پہلے دو کھانے کے چمچ آئل، آلو، گوبھی،

شملہ، گاجر، ہلکا سا فرائی کر لیں پھر اس میں مٹر اور چکن شامل کر کے تین منٹ کے لیے ہلکی آنچ پر رکھیں۔اس کے بعد اس میں چلی سوس سویا سوس نمک کالی مرچ چکن پاؤڈر سرکہ اور میکرونی شامل کر کے اچھی طرح مکس کر لیں۔ سے دو سے تین منٹ دم پر رکھیں۔ اور باریک کٹا ہوا سبز پیاز گارنش کر کے سرو کریں۔

چٹخارہ بوٹی

اجزا: بیف بونلیس (کیوبز) 1 کلو، پیاز (کٹی ہوئی) 1 کپ، چلی سوس 2 کھانے کے چمچ، سویا سوس 2 کھانے کے چمچ، لال مرچ پاؤڈر 1 کھانے کا چمچ، زیرہ پاؤڈر 1 کھانے کا چمچ، ہلدی پاؤڈر 1/2 چائے کا چمچ، نمک 1 چائے کا چمچ، سرکہ 1 کھانے کا چمچ، دھنیا پاؤڈر 1 کھانے کا چمچ اورنج فوڈ کلر ایک چٹکی، ادرک لہسن کا پیسٹ 1 کھانے کا چمچ، پانی 1/2 1 ڈیڑھ کپ، کارن فلور 1 کھانے کا چمچ ۔کٹی لال مرچیں 1 کھانے کا چمچ، دھنیا پاؤڈر 1 کھانے کا چمچ، لیموں کا رس 1 کھانے کا چمچ، کھانے کا تیل (شیلو فرائی کے لیے) حسب

ضرورت) بیف چٹخارہ بوٹی بنانے کے لئے ایک بال میں بیف بوٹی، پیاز، چلی سوس، سویا سوس، لال مرچ پاؤڈر، زیرہ پاؤڈر، ہلدی پاؤڈر، نمک، سرکہ، دھنیا پاؤڈر، اورنج فوڈ کلر اور ادرک لہسن کا پیسٹ ڈال کر اچھی طرح مکس کریں۔ اب ایک پین میں اس میرینیٹ کیئے ہوئے بیف کو ڈال کر پانی ڈالیں اور ڈھک کر پکائیں گوشت پوری طرح پکنے تک پکائیں۔ پھر اسے ایک بال میں ڈال کر اس میں کارن فلور، کٹی لال مرچیں، دھنیا اور لیموں کا رس ڈال کر اچھی طرح مکس کریں۔اب ایک پین میں کھانے کا تیل گرم کر کے اس میں میرینیٹ کی ہوئی بوٹی ڈال کر دو سے تین منٹ تک شیلو فرائی کریں۔ چٹخارہ بوٹی تیار ہے۔

ربڑی دودھ

اجزا: دودھ تین کلو۔ الائچی پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ ۔کیوڑہ دو کھانے کے چمچ ۔چینی دو کپ ۔بادام، پستہ حسب ضرورت۔ ترکیب: ربڑی ایک خاص کڑاہی میں بنائی جاتی ہے جس کا پیندہ سیدھا ہوتا ہے اسی قسم کی کڑاہی میں جلیبیاں بھی بناتے ہیں۔ اسے عام طور پر تئی کہا جاتا

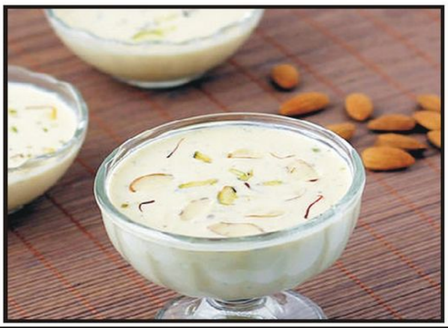

ہے۔ ایک کلو دودھ کو تئی میں اس طرح پکائیں کہ دودھ کے بلبلے نہ بنے بس ہلکا ہلکا پکے، دودھ پکنے سے اوپر جو تہہ آئے اسے فلیٹ چمچ سے کڑاہی میں ایک طرف کرتے جائیں۔ دودھ کے اوپر بننے والی تہہ جب کڑاہی میں ایک طرف کر دیں تو تھوڑا سا مزید دودھ کڑاہی میں ڈالیں۔ جب سارا دودھ کڑاہی میں ڈال دیں اور سائڈ پر کافی گاڑھی تہہ بن جائے تو دودھ میں کیوڑہ، الائچی پاؤڈر اور چینی شامل کر کے دودھ کو پکائیں۔ چینی دودھ میں حل ہو جائے تو دودھ کو جو سائڈ پر بالائی کی تہیں کی تھیں ان کے اوپر ڈالتے ہوئے مکس کریں، یہ سارا آمیزہ گاڑھا ہو کے ربڑی بن جائے گا۔ اس ربڑی کو پلیٹ میں نکالیں اور ٹھنڈا کر کے بادام، پستہ سے گارنش کر کے سرو کریں۔ یہ ربڑی نرم ہوگی۔ اگر خشک ربڑی بنانا چاہتے ہیں تو ربڑی کو مزید پکا کے دودھ اور چینی کو خشک کریں۔ اس ربڑی کے اوپر تھوڑی سی چینی ڈال کے اس کو پلیٹ میں نکال لیں۔ چمچ کو ہلکے ہاتھوں سے مسلسل ہلانا ہے لیکن پیندے کے ساتھ رگڑنا نہیں۔ آخر میں ٹھنڈا کر کے پیش کریں۔

گھریلو ٹوٹکے

خون کا گاڑھا پن ختم کرنے کیلئے مفید چٹنی

جب خون گاڑھا ہوتا ہے تو جسم میں سوئیاں چبھتی محسوس ہوتی ہیں۔ ادرک لہسن پودینہ انار دانہ برابر مقدار

میں لیں اور حسب ذائقہ اس میں سبز مرچ ڈالیں اس کی چٹنی بنا کر ہر کھانے کے ساتھ کھائیں۔ بہترین بلڈ تھینر یعنی خون کو پتلا کرنے والا نسخہ ہے۔ ادرک اور لہسن خون کو پتلا کرتے ہیں، پودینہ انٹی الرجی ہے۔

ہائپوٹینشن یا خون کا کم دباؤ

تحریر: ڈاکٹر زخرف احمد

میرا گزشتہ موضوع ہائپرٹینشن تھا جس کے بارے میں جان کر یقیناً آپ کو لگا ہوگا ہائی بلڈ پریشر جان لیوا مرض ہے مگر کیا آپ جانتے ہیں جتنا ہائی بلڈ پریشر خطرناک ہے اتنا ہی لو بلڈ پریشر یعنی ہائپوٹینشن بھی ہے جس کو ہم کم فشار خون بھی کہتے ہیں۔ بلڈ پریشر کیا ہوتا ہے بلڈ پریشر خون کی وہ قوت ہے جو شریانوں کو دیواروں کے خلاف دھکیلتی ہے کیونکہ دل پورے جسم میں خون پمپ کرتا ہے۔ ہمارا نارمل بلڈ پریشر 120/80 mmHg ہوتا ہے جب ہارٹ بیٹ کے دوران یا ہارٹ بیٹ سے پہلے اگر خون کا پریشر اپنے نارمل پریشر 120/80 mmHg سے کم ہو اسے ہم کم فشار خون کہتے ہیں. خون کے ناکافی بہاؤ اور آکسیجن کی ترسیل کی وجہ سے ممکنہ طور پر مختلف اعضاء کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ہائپوٹینشن (کم فشار خون) خون کے ناکافی بہا اور آکسیجن کی ترسیل کی وجہ سے ممکنہ طور پر مختلف اعضا کو نقصان پہنچا سکتا ہے جیسے کہ علمی فعل میں کمی، چکر آنا، الجھن، یا بدگمانی, بے ہوشی یا ہم آہنگی فالج یا دماغی اسکیمیا۔ پیشاب کی پیداوار میں کمی , شدید گردوں کی ناکامی۔ گردے کی دائمی بیماری (CKD) کی شدت۔ کارڈیک آؤٹ پٹ میں کمی، کارڈیک اریتھمیا مایوکارڈیل انفکشن (دل کا دورہ) یا اسکیمیا۔ ہیپاٹک اسکیمیا یا جگر کا نقصان۔ شدید سانس کی تکلیف کا سنڈروم (ARDS)۔ پلمونری ورم یا سیال جمع ہونا۔ ہائپوٹینشن کی وجہ سے لبلبے کا نقصان۔ شدید لبلبے کی سوزش۔ جلد پرفیوژن میں کمی سرد، چپچپی جلد ، پٹھوں کی کمزوری یا تھکاوٹ, پٹھوں کی خرابی بیماری (CKD) کی شدت، اگر آپ کو شدید یا طویل ہائپوٹینشن کا سامنا ہو تو طبی امداد حاصل کرنا ضروری ہے، کیونکہ فوری علاج سے اعضا کو پہنچنے والے نقصان کو روکنے یا کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ کم فشار خون کی کئی قسمیں ہیں ان کے اسباب کی وجہ سے ان کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے جن میں سے کچھ اقسام یہاں بیان کی گئی ہیں۔ شدید ہائپوٹینشن، اکثر خون بہنے، پانی کی کمی، یا شدید انفیکشن کی وجہ سے جو بلڈ پریشر میں اچانک اور شدید کمی آتی ہے اسے شدید ہائپوٹینشن کہتے ہیں۔ دائمی ہائپوٹینشن: اکثر بنیادی طبی حالات یا ادویات کی وجہ سے جو بلڈ پریشر میں ایک طویل مدتی، مسلسل کمی کو دائمی ہائپوٹینشن کہتے ہیں۔ آرتھوسٹیٹک ہائپوٹینشن: کھڑے ہونے پر بلڈ پریشر میں کمی، اکثر پانی کی کمی، خون کی کمی، یا بعض ادویات کی وجہ سے جو بلڈ پریشر میں کمی آتی ہے اس کہتے ہیں۔ پوسٹ پرانڈیل ہائپوٹینشن: کھانے کے بعد جو بلڈ پریشر میں کمی آتی ہے اسے پوسٹ پرانڈیل ہائپوٹینشن کہتے ہیں۔ نیوروجینک ہائپوٹینشن: اعصابی نقصان یا خود مختار اعصابی نظام کی خرابی کی وجہ سے جو بلڈ پریشر میں کمی آتی ہے اسے نیوروجینک ہائپوٹینشن کہتے ہیں۔ کارڈیوجینک ہائپوٹینشن: دل کی خرابی یا کارڈیک اریتھمیا کی وجہ سے جو بلڈ پریشر میں کمی آتی ہے اسے کارڈیوجینک ہائپوٹینشن کہتے ہیں۔ اینافائلا یکٹر یک ہائپوٹینشن، الرجک ردعمل کی وجہ سے جو بلڈ پریشر میں شدید جان لیوا کمی آتی ہے اسے اینافائلا یکٹر یک ہائپوٹینشن کہتے ہیں۔ لیٹروجینک ہائپوٹینشن طبی علاج یا ادیات کی وجہ سے جو بلڈ پریشر میں کمی آتی ہے اسے لیٹروجینک ہائپوٹینشن کہتے ہیں ہائپوٹینشن، یا کم فشار خون، مختلف عوامل کی وجہ سے ہوسکتا ہے، بشمول: پانی کی کمی: سیال Fluid کی ناکافی مقدار یا ضرورت سے زیادہ سیال کی کمی۔ خون کی کمی: چوٹ یا سرجری کی وجہ سے اندرونی یا بیرونی خون بہنا۔ شدید انفیکشن جیسے سپسس یا مینجائٹس، ادویات، بعض دوائیں، جیسے ڈائیوریٹکس، بیٹا بلاکرز، اور بعض اینٹی ڈپریسنٹس۔ دل کے مسائل: دل کی خرابی، دل کی شریان کی بیماری، یا دل کے والو کے مسائل۔ انڈوکرائن عوارض: ایڈرینل کی کمی، ہائپوتھائیرائڈزم، یا ذیابیطس۔ اعصابی عوارض: پارکنسنز کی بیماری، ایک سے زیادہ سسٹم ایٹروفی، یا خود مختار اعصابی نظام کی خرابی۔ غذائیت کی کمی: وٹامن بی 12 یا آئرن جیسے ضروری غذائی اجزا کی کمی۔ اینافائلا یکسیس شدید الرجک ردعمل کی وجہ سے شاک: سیپٹک، کارڈیوجینک، یا ہائپووولیمک جھٹکا۔ حمل: خون کے حجم اور گردش میں تبدیلی کی وجہ سے حمل کے دوران ہائپوٹینشن ہوسکتا ہے۔ عمر رسیدگی: بلڈ پریشر عمر کے ساتھ کم ہوتا جاتا ہے۔ خاندان میں کسی کو ہائپوٹینشن ہونا ہارمونل تبدیلیاں: رجونورتی یا حمل کے دوران ہارمونل اتار چڑھاؤ۔ کچھ طبی حالات: جگر کی بیماری، گردے کی

بیماری، یا خود کار قوت مدافعت کے امراض۔ علامات: ہائپوٹینشن، یا کم فشار خون، مختلف علامات کے ساتھ ظاہر ہوسکتا ہے، بشمول: چکر آنا یا سر ہلکا ہونا، بیہوشی یا ہم آہنگی، تھکاوٹ یا کمزوری، سر درد، متلی اور الٹی، الجھن، تیز یا کم سانس لینا، پیلی یا ٹھنڈی جلد، تیز یا کمزور نبض، پیشاب کی پیداوار میں کمی، پیاس اور پانی کی کمی، پٹھوں کے درد، کمزوری یا جھٹکے، وژن میں تبدیلی (دھندلا ہوا نظر، دوہرا وژن) سینے میں درد یا سانس کی قلت شدید صورتوں میں اگر آپ ان علامات میں سے کسی کا تجربہ کرتے ہیں تو، مناسب تشخیص اور علاج کے لیے ڈاکٹر سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ وہ ہائپوٹینشن کی بنیادی وجہ کا تعین کرنے اور مناسب علاج کا منصوبہ تیار کرنے میں

ترتیب و اہتمام
نزہت عروج بیگ

ہیلتھ اینڈ فٹنس

مدد کریں گے۔ ذہن میں رکھیں کہ کچھ لوگوں کو نمایاں علامات کا سامنا نہیں ہوسکتا ہے، خاص طور پر اگر ہائپوٹینشن آہستہ آہستہ بڑھتا ہے۔ علامات ظاہر ہونے سے پہلے صحت کا باقاعدہ چیک اپ ممکنہ مسائل کی نشاندہی کرنے میں مدد کرتا ہے ہائپوٹینشن کا علاج بنیادی وجہ، شدت اور انفرادی عوامل پر منحصر ہے۔ ہائپوٹینشن کے انتظام کے لیے استعمال ہونے والی کچھ عام دوائیں اور طریقے یہ ہیں: واسوپریسرز:، ڈوپامائن نورپائنفرین۔ سٹیرائیڈز، فلیڈوکارٹی، سون کارٹیکوسٹیرائیڈ، سپارو نولیکٹون، ہائڈروکلوروتھائیڈز انڈاپامائڈ وغیرہ ہیں دوا کسی بھی بیماری کا مکمل حل نہیں ہے۔ ہمیں صحت کے لیے اپنا طرز عمل بدلنا ہوگا جس کے لیے سب سے پہلے بنیادی وجوہات جیسے پانی کی کمی، خون کی کمی، یا دوائیوں کے ضمنی اثرات پر توجہ دیں۔ زیتون کے تیل میں وٹامن اور آئرن کی مناسب مقدار ہوتی ہے جو بلڈ پریشر کو نارمل رکھنے میں مدد دیتی ہے خشکی انسانی جسم کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے جس سے خون کے بہاؤ میں رکاوٹ ہوتی ہے اس لیے مائع اشیا کا استعمال کثرت سے کریں پانی زیادہ پئیں پانی جسم میں خون کی سطح کو بڑھا دیتا ہے جس کے نتیجے میں دوران خون نارمل ہوجاتا ہے میٹھی اشیا کھانے سے خون اعتدال پر آجاتا ہے نمک کا استعمال زیادہ کریں خوراک بڑھا دیں وقفے وقفے سے کھائیں اگر بیٹھے بیٹھے بلڈ پریشر کم محسوس ہو تو ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ جائیں اس سے خون کا بہا تیز ہوجاتا ہے بلڈ پریشر کم ہونے کی صورت میں تیز تیز کام نہ کریں ایسا کرنے سے آنکھوں کے آگے اندھیرا آسکتا ہے اور چکر آنے کی صورت میں چوٹ لگ سکتی ہے مناسب تشخیص اور علاج کے لیے ہیلتھ کیئر پروفیشنل سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ وہ انفرادی ضروریات اور طبی تاریخ کی بنیاد پر علاج کے بہترین کورس کا تعین کریں گے۔ براہ کرم نوٹ کریں کہ یہ ایک مکمل فہرست نہیں ہے، اور ادویات کے مختلف اثرات اور تعاملات ہوسکتے ہیں۔ ذاتی مشورے کے لیے ہمیشہ ہیلتھ کیئر پروفیشنل سے مشورہ کریں۔

بہت زیادہ سوچنا تکلیف دہ امر ہوسکتا ہے، تحقیق

ایمسٹرڈیم: ماہرین کی جانب سے حال ہی میں ایک تحقیق انجام دی گئی جس میں یہ بات سامنے آئی کہ بہت زیادہ سوچنا انسان کیلئے تکلیف دہ امر ہوسکتا ہے۔

نیدرلینڈ کی ریڈباڈ یونیورسٹی کی طرف سے کی گئی یہ تحقیق ایسوسی ایشن کے ماہانہ جریدے سائیکولوجیکل بلیٹن میں شائع ہوئی۔ مینیجرز اور معلمین جیسے پیشے سے تعلق رکھنے والے اکثر افراد ذہنی طور پر محنت کرتے ہیں اور انہیں اکثر ذہنی طور پر چیلنج کرنے والی سرگرمیوں کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔ اگرچہ یہ اس بات کی نشاندہی کرسکتا ہے کہ ایسے لوگ بہت زیادہ سوچنے سے مطمئن محسوس کرتے ہوں تاہم مذکورہ بالا تحقیق اس کے برعکس نتائج ظاہر کرتی ہے۔

پاکستان میں ہیپاٹائٹس C کے مریضوں کی تعداد 80 لاکھ سے تجاوز

کراچی: سندھ انسٹیٹیوٹ آف یورولوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن (ایس آئی یو ٹی) میں عالمی یوم ہیپاٹائٹس منایا گیا جس کا مقصد ملک میں بڑھتے ہوئے ہیپاٹائٹس کے خطرے کے بارے میں آگاہی پھیلانا تھا۔ ایس آئی یوٹی کے ماہرین نے منعقدہ تقریب میں تشویشناک اعداد وشمار کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان دنیا بھر میں ہیپاٹائٹس بی اور سی کے مجموعی کیسز کے حوالے سے پانچویں نمبر پر ہے جہاں 12.6 ملین سے زائد افراد متاثر ہیں، ملک میں ہیپاٹائٹس سی سے متاثرہ افراد کی تعداد 8.8 ملین تک پہنچ چکی ہے۔

ماہرین کا کہنا تھا کہ ہیپاٹائٹس ایک خاموش قاتل ہے، اکثر بغیر علامات کے ہوتا ہے اور یہ جگر کو شدید نقصان پہنچانے، کینسر اور حتیٰ کہ موت کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ غیر محفوظ طبی علاج، انجکشن تھراپی، اسٹرلائزیشن کی کمی اور دوسروں کی ذاتی اشیا کا استعمال جیسے عوامل اس وائرس کے تیزی سے پھیلاؤ میں کلیدی کردار ادا کررہے ہیں۔ ماہرین نے بعد از مرگ عطیہ اعضا کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں ایک اندازے کے مطابق اعضا ناکارہ ہونے والے افراد کی ہلاکت کی تعداد تقریبا ڈیڑھ لاکھ سالانہ سے زائد ہے اور اس کی بنیادی وجہ ہمارے ملک میں اس پروگرام کا عدم توجہی کا شکار ہونا ہے جبکہ دیگر مسلم و غیر مسلم ممالک میں یہ پروگرام کامیابی سے جاری ہے اور مریضوں کی جانیں بچائی جارہی ہیں۔ ملک میں عطیہ اعضا اور قیمتی جانیں بچانے کیلئے ہم سب کو مل کر اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ واضح رہے کہ ایس آئی یوٹی میں جگر ناکارہ ہونے والے

مریضوں کیلئے ہر جمعرات دوپہر دو بجے او پی ڈی ہوتی ہے۔ ایس آئی یوٹی اپنے تمام مریضوں کو بلاتفریق مفت علاج عزت نفس کے ساتھ فراہم کرتا ہے۔ ادارے میں منعقدہ اس پروگرام میں ہیپاٹائٹس سے آگہی کیلئے ویڈیوز دکھائی گئیں اور لٹریچر فراہم کیا گیا۔ اسکے علاوہ مفت معائنہ، تشخیص، ویکسینیشن، غذائی مشاورت بھی فراہم کی گئی جس سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد مستفید ہوئی۔ اس موقع پر جن ماہرین نے اظہار خیال کیا ان میں ڈاکٹر عباس علی تسنیم، ڈاکٹر مدثر لئیق، ڈاکٹر زین ماجد، اور ڈاکٹر نادر ستار بلوچ، ڈاکٹر ندا رسول مہر، اور ماہر محترمہ کہکشاں زہرہ شامل تھیں۔

SHOWBIZ شوبز

اداکارہ شمیم آرا کو مداحوں سے بچھڑے 8 برس بیت گئے

شوبز ڈیسک: خوبصورت چہرہ، دلکش ادائیں، معصومانہ انداز اور جاندار اداکاری سے لاکھوں پرستاروں کے دلوں پر راج کرنے والی نامور اداکارہ شمیم آرا کو دنیا چھوڑے 8 برس بیت گئے لیکن ان کی لازوال اداکاری اور ہدایتکاری کی یادیں آج بھی دلوں میں تازہ ہیں۔ مطابق شمیم آرا کو اداکاری میں چھ نگار ایوارڈ حاصل کرنے کے ساتھ ہدایتکاری میں بھی تین نگار ایوارڈز حاصل کرنے کا منفرد اعزاز حاصل ہے۔1938 میں علی گڑھ میں پیدا ہونے والی پتلی بائی کو دنیا شمیم آرا کے نام سے جانتی ہے، نامور اداکارہ نے اپنے فنی سفر کا آغاز 1956 میں بننے والی فلم کنواری بیوہ سے کیا تاہم 60 کی دہائی میں بننے والی فلم سہیلی نے انہیں پاکستان فلم انڈسٹری کی ٹاپ کی ہیروئنوں کی صفوں میں لا کھڑا کر دیا۔1962 میں فلم قیدی کے گیت 'مجھ سے پہلی سی محبت

میرے محبوب نہ مانگ' نے شمیم آرا کو شہرت کی نئی بلندیوں پر پہنچا دیا۔ شمیم آرا نے وحید مراد، محمد علی، سنتوش کمار، درپن اور ندیم سمیت اپنے دور کے سپر اسٹاروں کے ساتھ کام کیا۔ شمیم آرا کی بطور اداکارہ سپر ہٹ فلموں میں دیوداس، صاعقہ، لاکھوں میں ایک، انارکلی، فرنگی قابل ذکر ہیں جبکہ بطور ہدایت کارہ انہوں نے فلم پلے بوائے، مس ہانگ کانگ، لیڈی اسمگلر، ہاتھی میرا ساتھی اور منڈا اگبڑا جائے جیسی لازوال فلمیں بنائیں۔ شمیم آرا 5 اگست 2016 کو لندن میں انتقال کر گئیں۔

آئمہ بیگ کا پاکستان میں ''می ٹو'' مہم چلانے کا اعلان

شوبز ڈیسک: آئمہ بیگ نے اپنے آفیشل انسٹاگرام ہینڈل کی اسٹوری میں کہا کہ عمرے کی ادائیگی کے بعد مجھے بہت ہمت ملی ہے اور مجھے لگتا ہے کہ میرے ملک کی خواتین کو مضبوط بنانے اور انہیں دھوکے باز لوگوں سے بچانے کے لیے می ٹو مہم کی بہت ضرورت ہے۔ گلوکارہ نے کہا کہ میں بہت جلدی ٹو تحریک کا آغاز کرنے والی ہوں، میں خواتین کے لیے آواز بلند کروں گی۔

آئمہ بیگ نے کہا کہ اس تحریک کے ذریعے پیغام دوں گی کہ ہم خواتین کوئی کھلونا یا مذاق نہیں ہیں بلکہ ہم مردوں کے اس دنیا میں وجود کا سبب ہیں لہٰذا ہمیں عزت ملنی چاہیے۔ گلوکارہ نے خواتین سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اس می ٹو تحریک کے ذریعے ظلم و زیادتی کے خلاف آواز بلند کریں۔

بالی ووڈ کے مرد اداکاروں کو زیادہ معاوضہ ملنے پر اداکارہ تبو بھڑک اٹھیں

شوبز ڈیسک: بھارتی فلم انڈسٹری کی سینئر اداکارہ تبو نے بالی ووڈ کے مرد اداکاروں کو فلموں کے لیے زیادہ معاوضہ ملنے پر غصے کا اظہار کیا ہے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق ایک حالیہ انٹرویو کے دوران تبو نے کہا کہ ہر میڈیا پرسن خواتین فنکاروں سے ہی یہ سوال کیوں کرتا ہے کہ خواتین کے مقابلے میں مرد فنکاروں کو زیادہ معاوضہ دیا جاتا ہے۔ تبو نے شدید برہم ہوتے ہوئے کہا کہ آپ مجھ سے یہ سوال کیوں پوچھ رہے ہیں؟ میں اس سوال کا جواب کیسے دوں؟، آپ اس شخص سے کیوں نہیں پوچھتے جو مرد فنکاروں کو زیادہ معاوضہ دے رہے ہیں۔ اداکارہ نے کہا کہ آپ مرد اداکار سے یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ آپ کو زیادہ معاوضہ کیوں دیا جاتا ہے؟ آپ ایسا کیا کرتے ہیں کہ آپ خواتین کے مقابلے میں زیادہ معاوضہ حاصل کر لیتے ہیں۔ تبو نے صحافیوں کا منہ بند کرتے ہوئے مزید کہا کہ مجھے جتنا بھی معاوضہ ملتا ہے، میرے وہ ٹھیک ہے لہٰذا دوبارہ ایسے سوال نہ کریں۔

لیجنڈری محمد رفیع کو پرستاروں سے جدا ہوئے 44 برس بیت گئے

شوبز ڈیسک: سروں کے بادشاہ لیجنڈری گلوکار محمد رفیع کو اپنے پرستاروں سے جدا ہوئے 44 برس بیت گئے۔ چھتیس ہزار گیتوں، غزلوں، بھجنوں، نعتوں، قوالیوں

اور ترانوں نے محمد رفیع کو برصغیر کا سب سے بڑا گلوکار بنا دیا اور ان کے گیت فلموں کی کامیابی کی ضمانت سمجھے جاتے تھے۔ محمد رفیع 24 دسمبر 1924 کو بھارتی شہر امرتسر کے گاوں کوٹلہ سلطان سنگھ میں پیدا ہوئے۔ تقسیم ہند کے بعد خاندان کے ساتھ وہ لاہور آئے اور بعدازاں وہ ممبئی شفٹ ہوگئے۔ لیجنڈری گلوکار کو حکومت ہند کی طرف سے پدم شری، پانچ مرتبہ فلم فیئر ایوارڈ سمیت متعدد عالمی اعزازات سے بھی نوازا گیا۔ دنیائے موسیقی کا یہ روشن ستارہ 31 جولائی 1980 کو صرف 56 برس کی عمر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ڈوب گیا۔

فیض احمد فیض

یہ جفائے غم کا چارہ وہ نجات دل کا عالم
یہ جفائے غم کا چارہ وہ نجات دل کا عالم
ترا حسن دست عیسی تری یاد روئے مریم
دل و جاں فدائے راہے کبھی آ کے دیکھ ہمدم
سر کوئے دل فگاراں شب آرزو کا عالم
تری دید سے سوا ہے ترے شوق میں بہاراں
وہ چمن جہاں گری ہے ترے گیسوں کی شبنم
یہ عجب قیامتیں ہیں ترے رہ گزر میں گزراں
نہ ہوا کہ مر مٹیں ہم نہ ہوا کہ جی اٹھیں ہم
لو سنی گئی ہماری یوں پھرے ہیں دن کہ پھر سے
وہی گوش قفس ہے وہی فصل گل کا ماتم

محسن نقوی

اس نے جب بھی مجھے دل سے پکارا محسن
میں نے تب تب یہ بتایا کہ تمہارا محسن
لوگ صدیوں کی خطاؤں پہ بھی خوش بستے ہیں
ہم کو لمحوں کی وفاؤں نے اجاڑا محسن
جب ہو گیا یقیں کہ وہ پلٹ کر نہیں آئے گا
غم اور آنسو نے دیا دل کو سہارا محسن
وہ تھا جب پاس تو جینے کو بھی دل کرتا تھا
اب تو پل بھر بھی نہیں ہوتا گزارا محسن
اس کو پانا تو مقدر کی لکیروں میں نہیں
اس کو کھونا بھی کریں کیسے گوارا محسن
ہم نے غزلوں میں تمہیں ایسے پکارا محسن
جیسے تم ہو کوئی قسمت کا ستارا محسن
اب تو خود کو بھی نکھارا نہیں جاتا ہم سے
وہ بھی کیا دن تھے کہ تجھ کو بھی سنوارا محسن
اپنے خوابوں کو اندھیروں کے حوالے کر کے
ہم نے صدقہ تیری آنکھوں کا اتارا محسن
ہم کو معلوم ہے اب لوٹ کے آنا تیرا
گر نہیں ممکن مگر پھر بھی خدارا محسن
ہم تو رخصت کی گھڑی تک بھی نہ سمجھے
سانس دیتی رہی ہجرت کا اشارہ محسن

انتخاب: مہوش انور

پیر نصیر الدین شاہ نصیر

کبھی ان کا نام لینا، کبھی ان کی بات کرنا !!
میرا ذوق ان کی چاہت، میرا شوق ان پہ مرنا !!
وہ کسی کی جھیل آنکھیں، وہ میری جنوں مزاجی ---
کبھی ڈوبنا ابھر کر، کبھی ڈوب کر ابھرنا !!
تیرے منچلوں کا جگ میں یہ عجب چلن رہا ہے ---
نہ کسی کی بات سننا نہ کسی سے بات کرنا !!!
شبِ غم نہ پوچھ کیسے تیرے مبتلا پہ گزری ---
کبھی آہ بھر کے گرنا، کبھی گر کے آہ بھرنا !!!
وہ تیری گلی کے تیور، وہ نظر نظر پہ پہرے
وہ میرا کسی بہانے تجھے دیکھتے گزرنا !!!
کہاں میرے دِل کی حسرت کہاں میری نارسائی
کہاں تیرے گیسوں کا تیرے دوش پر بکھرنا !!!
چلے لاکھ چال دنیا ہو زمانہ لاکھ دشمن !!!
جو تیری پناہ میں ہو اسے کیا کسی سے ڈرنا !!!
وہ کریں گے ناخدائی تو لگے گی پار کشتی !!
ہے "نصیر" ورنہ مشکل تیرا پار یوں اترنا !!!

انتخاب۔ مسکان صدف

قرت العین جان

میرا درد بھی تو، میرا طبیب بھی تو
رب سے جو مانگا، میرا نصیب بھی تو
نہیں مجال کوئی کرے حد سے تجاوز
سنے خاموشی، دل کے قریب بھی تو
کریں ہر بات سبھی سے یہ ممکن نہیں
ہر بات کا رازداں، میرا حبیب بھی تو
کیسے کوئی جانے، ہے کیا کیا رنگینیاں
مجھے تحریر کرنے والا ادیب بھی تو
ڈر کیسا مجھے ، جب ڈھال ہے تو
دشمناں کے لئے کھڑا مہیب بھی تو
نہیں رہتی کوئی مشکل پھر مشکل
ساتھ حل کرنے والا منیب بھی تو
کبھی میرا مکمل، کبھی واسطہ نہیں
الجبرا کا فارمولا، عجیب بھی تو
العین کرے دل سے تکریم جسکی
تخم و نژاد سے، نجیب بھی تو

شبینہ ادیب کانپوری

تمہارا چہرہ چراغوں میں کون رکھتا ہے
میری طرح تمہیں آنکھوں میں کون رکھتا ہے
خدا کی ذات پہ ہم کو یقین ہے ورنہ
دیئے جلا کے ہواؤں میں کون رکھتا ہے

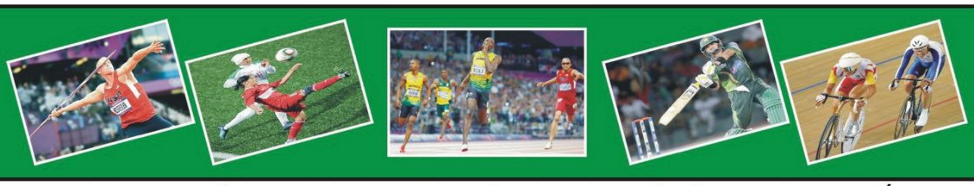

سپورٹس

سری لنکا نے بھارت کو شکست دے کر 27 سال بعد سیریز جیت لی

کولمبو: سری لنکا نے بھارت کو تیسرے ایک روزہ میچ میں 110 رنز سے شکست دے کر 27 سال بعد سیریز 2-0 سے جیت لی۔ کولمبو میں کھیلے گئے ایک روزہ

سیریز کے تیسرے اور آخری میچ میں سری لنکا نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا اور مقررہ 50 اوورز میں 7 وکٹوں کے نقصان پر 248 رنز بنائے۔ ہدف کے تعاقب میں بھارت کی ٹیم 27 ویں اوور میں 138 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی۔

ملائیشیا: تائیکوانڈو چمپیئن شپ میں پاکستانی کھلاڑیوں نے 2 گولڈ میڈل جیت لئے

کوالالمپور: موصولہ اطلاعات کے مطابق ملائیشیا کے شہر کوالالمپور میں منعقدہ ایم بی ڈبلیو انٹرنیشنل تائیکوانڈو چیمپئن شپ میں پاکستانی مارشل آرٹسٹ سید ابوہریرہ شاہ

اور سید ہادی جعفری نے گولڈ میڈل حاصل کئے جبکہ محمد میران اور محمد حسن نے سلور میڈلز جیت لیے۔ محمد ہادی جعفری نے گولڈ میڈل میچ میں انڈونیشیا کھلاڑی کو ناک آؤٹ کیا، کراچی سے تعلق رکھنے والے سید ابوہریرہ شاہ ملائیشین کھلاڑی کو شکست دیکر فائنل میں پہنچے تھے، فائنل میں مدمقابل نہ آنے کی وجہ سے واک اوور کی بنیاد پر گولڈ میڈل حاصل کیا۔ محمد میران کو فائنل میں ملائیشین حریف سے شکست ہوئی، محمد حسن انجری کی وجہ سے فائنل نہ کھیل سکے اور چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔

بیگا اوپن اسکواش ٹورنامنٹ؛ پاکستان کے ناصر اقبال کے نام

پاکستان کے ناصر اقبال نے آسٹریلیا میں ہونے والا بیگا اوپن اسکواش ٹورنامنٹ اپنے نام کرلیا۔ پاکستانی اسکواش کھلاڑی ناصر اقبال نے شاندار پرفارمنس کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فائنل میں سیکنڈ سیڈ ہانگ کانگ کے میتھیو لائے کو 3-0 سے شکست دی۔ ناصر

اقبال کی کامیابی کا اسکور 11-6، 11-1 اور 11-3 رہا جبکہ انہوں نے اپنا فائنل صرف 24 منٹ میں جیتا۔ بیگا اوپن پاکستانی اسکواش پلیئر کے کیریئر کا 17 واں ٹائٹل ہے۔ ناصر اقبال نے آخری 5 میں سے 4 ٹورنامنٹ جیتے ہیں اور اب ناصر اقبال ملائشیا میں ہونے والے ٹورنامنٹس میں حصہ لیں گے۔

ارشد ندیم کا اولمپکس میں ریکارڈ، پاکستان نے 40 سال بعد گولڈ میڈل جیت لیا

پیرس اولمپکس کے جیولین تھرو ایونٹ میں پاکستانی اولمپین ارشد ندیم نے گولڈ میڈل جیت لیا۔ ارشد ندیم نے 92.97 میٹر کی تھرو کرکے اولمپکس کی تاریخ میں ریکارڈ قائم کردیا۔ دفاعی چیمپئن بھارتی نیرج چوپڑا 89.45 میٹر کی تھرو کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہے، انہوں نے اپنی پانچ تھروز ضائع کردیں۔ پاکستان 32 سال بعد اولمپک میں کوئی بھی میڈل جیتنے میں کامیاب ہوا ہے، پاکستان نے آخری مرتبہ بارسلونا اولمپکس 1992 کی ہاکی میں برانز میڈل جیتا تھا۔ پاکستان نے آخری

گولڈ میڈل 1984 میں 40 سال پہلے جیتا تھا جو ہاکی ٹیم نے دلوایا تھا۔ فائنل مقابلے کے دوران ارشد ندیم اپنی پہلی باری میں تھرو نہ کرسکے لیکن دوسری باری میں انہوں نے 92.97 میٹر تھرو کی جو اولمپکس کی تاریخ کی اب تک سب سے بڑی تھرو ہے۔ تیسری باری میں ارشد ندیم نے 88.72 میٹر، چوتھی باری میں 79.40 میٹر، پانچویں باری میں 84.87 میٹر جبکہ چھٹی باری میں 91.79 میٹر تھرو کی۔ اس سے قبل اولمپک میں سب سے بڑی تھرو کا ریکارڈ ناروے کے اینڈریاس تھورکلڈسن کے پاس تھا جنہوں نے 2008 بیجنگ اولمپکس میں 90 اعشاریہ 57 میٹر تھرو کی تھی، ارشد ندیم نے 16 سال بعد یہ ریکارڈ توڑ دیا ہے۔

امریکی خاتون تیراک نے اولمپک گیمز کی نئی تاریخ رقم کردی

پیرس: پیرس اولمپکس میں 800 میٹر فری اسٹائل

کیٹیگری میں امریکی خاتون تیراک کیٹی لیڈیکی نے گولڈ میڈل جیت لیا، امریکی ایتھلیٹ اولمپکس کی تاریخ کی دوسری خاتون ایتھلیٹ ہیں جنہوں نے سب سے گول میڈلز حاصل کئے ہیں۔

خصوصی رپورٹس

بچوں پر تشدد کے واقعات، ملزمان کو سزا ملنے کی شرح 3 فیصد سے بھی کم ہے

لاہور: بچوں پر جنسی، جسمانی تشدد کرنے والوں کے خلاف مقدمات تو درج کر لیے جاتے ہیں لیکن کیس مینجمنٹ اینڈ ریفرل سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے تشدد کا شکار اکثر بچوں کے ورثا کو یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ ان کا کیس اب کس سطح پر ہے، اس وجہ سے زیادہ تر مقدمات میں ملزمان سے صلح کر لی جاتی ہے اور کیس ختم ہو جاتا ہے۔ بچوں کے حقوق کے لیے سرگرم تنظیموں کے مطابق بچوں کے تشدد کے واقعات میں ملزمان کو سزا ملنے کی شرح بمشکل تین فیصد تک ہے۔ قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کے تعاون سے غیر سرکاری تنظیم ساحل نے 2023 میں بچوں پر جنسی، جسمانی تشدد کے واقعات کی رپورٹ مرتب کی تھی جس میں بتایا گیا کہ پاکستان میں مجموعی طور پر 4213 واقعات رپورٹ ہوئے۔ متاثرین میں (53%) 2251 لڑکیاں اور (47%) 1962

لڑکے تھے۔ بچوں کے استحصال کے کل 4213 کیسز میں سے 75 فیصد پنجاب، 13 فیصد سندھ، سات فیصد اسلام آباد، تین فیصد خیبر پختونخوا اور دو فیصد بلوچستان، جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان سے رپورٹ ہوئے۔ رپورٹ کے مطابق صرف بچوں کے جنسی استحصال کے کیس 2021 تھے۔ ریپ کے بعد قتل کے کل 61 واقعات اور اغوا کے 1833 واقعات رپورٹ ہوئے۔ اسی طرح 121 بچوں کی تشدد سے اموات ہوئیں، 111 زخمی ہوئے، 110 نے خودکشی کی جبکہ 103 کو بجلی کے جھٹکوں سے مارا گیا۔ رپورٹ شدہ ان واقعات میں سے 91 فیصد پولیس کے پاس رجسٹرڈ ہیں لیکن ان مقدمات میں ملزمان کو سزا ملنے کی شرح بمشکل تین فیصد یا اس سے بھی کم ہے۔ بچوں کے حقوق کے لیے کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیم سرچ فار جسٹس کے سربراہ افتخار

مبارک کہتے ہیں کہ ہمارا عدالتی نظام سب کے سامنے ہیں۔ اس طرح کے مقدمات میں اگر ملزم طاقت اور با اثر ہو تو مقدمات سالوں چلتے رہتے ہیں جبکہ مدعی بھی عدالتوں میں پیشیوں، وکلا کی فیس، آنے جانے کے اخراجات سے تنگ آ کر یا کسی اور مجبوری، پیشکش کی وجہ سے ملزمان سے صلح کر لیتے ہیں۔ افتخار مبارک کہتے ہیں کہ ہونا تو یہ چاہیے کہ ایسے کیسوں میں خود ریاست مدعی بنے اور سرکاری وکلا کیس لڑیں لیکن ہمارے یہاں سرکاری پراسیکیوٹرز کی تعداد کم جبکہ کیس بہت زیادہ ہیں۔ چائلڈ پروٹیکشن پالیسی کے ڈرافٹ میں یہ کہا گیا ہے کہ ایسے مقدمات میں بہترین اور قابل وکلا کی خدمات حاصل کی جائیں گی لیکن ان وکلا کی فیس کون ادا کرے گا۔ اس بارے کچھ واضح نہیں کیا گیا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ تشدد کا نشانہ بننے والے بچوں کے ورثا کو تو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ ان کے بچے کا کیس لڑنا کس محکمے کی ذمہ داری ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید پولیس اور چائلڈ پروٹیکشن بیورو ہی سب کچھ کریں گے۔ اسی لیے ہمارا یہ طویل عرصہ سے مطالبہ رہا ہے کہ کیس مینجمنٹ اینڈ ریفرل سسٹم ہونا چاہیے تاکہ جب ایک کیس رجسٹرڈ ہو جائے تو خود بخود وہ متعلقہ محکمے کو منتقل ہو جائے اور تمام متعلقہ محکموں کو معلوم ہو کہ کیس کی اب کیا نوعیت ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی چیئرپرسن اور پنجاب اسمبلی کی رکن سارہ احمد نے ایکسپریس ٹریبون کو بتایا کہ کیس مینجمنٹ اینڈ ریفرل سسٹم، چائلڈ پروٹیکشن پالیسی کا حصہ ہے۔ پالیسی حتمی منظوری کے لیے صوبائی کابینہ کو بھیجی جا چکی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کابینہ کی منظوری کے بعد جب چائلڈ پروٹیکشن پالیسی کا نفاذ ہوگا تو کیس مینجمنٹ و ریفرل سسٹم بھی کام شروع کر دے گا، یہ سسٹم یونیسف نے تیار کیا ہے۔ سارہ احمد کے مطابق اس سسٹم سے چائلڈ پروٹیکشن بیورو، بیورو، محکمہ صحت، لیبر ڈیپارٹمنٹ اور پراسیکیوشن ایک ہی پیج پر آ جائیں گے۔ ایک ڈیش بورڈ کے ذریعے تشدد کا شکار بچے کا کیس سب کے پاس ہوگا جبکہ مدعی کو بھی معلوم ہوگا کہ ان کا کیس اب کس سطح پر ہے۔

اسلام آباد کی خواتین کے لیے پنک بسوں کا افتتاح کر دیا گیا

اسلام آباد: وفاقی وزارت تعلیم کی جانب سے طالبات، اساتذہ اور تمام خواتین کے لیے اسلام آباد میں

پنک بسوں کا افتتاح کر دیا گیا۔ بسیں کل سے اپنے مختص روٹس پر چلیں گی۔ پنک بسوں کی تعداد 20 ہے جس کا مقصد خواتین کو بہترین سفری سہولیات فراہم کرنا ہے۔ اقدام کا مقصد اسلام آباد میں لڑکیوں کی تعلیم، خواتین کو با اختیار بنانے اور جامع ترقی کو فروغ دینا ہے۔ بسوں میں خواتین مفت اور محفوظ سفر کر سکیں گی، پنک بسیں اسلام آباد کے تمام بڑے روٹس پر چلیں گی۔ پنک بسز کا افتتاح وفاقی وزیر تعلیم خالد مقبول صدیقی نے کیا۔ بسوں کے حوالے سے سیکریٹری ایجوکیشن محی الدین احمد وانی نے وفاقی وزیر تعلیم خالد مقبول صدیقی کو تفصیلی بریفنگ دی۔

پرائیویٹ سکول مافیا

مکرمی! ماتعلیمی اداروں کے بارے میں مافیا جیسے لفظ کا لکھا یا بولا جانا نہایت افسوس ناک ہے۔ مگر اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ آج وطنِ عزیز میں نجی تعلیمی ادارے اس لفظ کی عملی تصویر کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ طلبا سے بھاری بھرکم رقوم فیس کی مد میں وصول کرنے کے ساتھ سٹیشنری کا سامان بھی ادارے سے خریدے جانے کی شرط سمجھ سے باہر ہے۔ علاوہ ازیں نجی تعلیمی اداروں میں کام کرنے والے اساتذہ و دیگر عملہ کی انفرادی اجرت بھی ادارے کی آمدن کے تناسب سے کہیں کم ہوتی ہے۔ پرائیویٹ سکول میں طلبہ کو پڑھانے سے رٹا ماسٹر بنانے پر توجہ دی جاتی ہے۔ نجی سکول مالکان کا رویہ نہایت گستاخانہ اور کھردرا پایا۔ درحقیقت نجی اداروں کے مالکان اس مافیا کے پسِ پردہ پست پناہی اور شے کی بنا پر حکومتی نمائندوں کے ساتھ رکھائی کا مظاہرہ کرتے ہیں تا کہ گورنمنٹ کی دخل اندازی محدود رہے اور

یہ ادارے اپنے مشن کو بلا مزاحمت جاری رکھ سکیں۔ یہاں سب سے زیادہ پریشان کن پہلو یہ ہے کہ جن اداروں کا موٹو میں تعلیم سے زیادہ تجارت پر فوکس کرنا ہے وہاں کے فارغ التحصیل طلبا و طالبات میں ہم روحانیت کا عنصر کیا ڈھونڈیں گے؟ جو تاجر خود اخلاقیات سے محروم ہیں وہ اپنے زیرِ نگرانی طلبا کو خاک اخلاقی اقدار سکھائیں گے؟ تھوڑا نہیں بہت سا سوچیں!

مہوش عنایت، ہارون آباد

مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے

مکرمی! 5 اگست 2019 کے بھارتی اقدام 370 اے اور دفعہ 35 کے خاتمے کی بھرپور مذمت کرنے کے لیے حکومت پاکستان نے 5 اگست کو

بھارت کی طرف سے مقبوضہ کشمیر کے عوام کے ساتھ بدترین استحصال کی وجہ قرار دیتے ہوئے یوم استحصال کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ 5 اگست 2019 کو جب بھارت نے اپنے آئین کی دفعات 370 اور 35 اے کو منسوخ کر کے مقبوضہ کشمیر کی ریاستی حیثیت ختم کر کے اسے بھارتی یونین سٹیٹ میں ضم کیا تو بھارت کے اس اقدام کے خلاف اقوام متحدہ نے یکے بعد دیگرے تین ہنگامی اجلاس منعقد کیے۔ توقع یہی تھی کہ اقوام متحدہ اب مقبوضہ کشمیر کا کوئی پائیدار حل نکال پائے گا مگر وہ بھارت سے مقبوضہ کشمیر کی ریاستی حیثیت بھی بحال نہیں کرا سکا جس سے یہی عندیہ ملتا ہے کہ بھارت کو اقوام متحدہ سمیت تمام عالمی اداروں کی پوری آشیرباد حاصل ہے اسی لیے اس کے حوصلے اتنے بڑھے ہوئے ہیں کہ بھارتی عدالت کے فیصلے کے باوجود بھارت سرکار مقبوضہ کشمیر کی ریاستی حیثیت بحال کرنے کا ٹائم فریم نہیں دے رہی۔ اس وقت مقبوضہ کشمیر میں بھارت ظلم و ستم کا جو کھیل کھیل رہا ہے اس کی دنیا میں نظیر نہیں ملتی مگر اقوام متحدہ سمیت تمام عالمی اداروں اور انسانی حقوق کی علمبردار تنظیموں کی طرف سے جس بے حسی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے وہ بھارت کے ہاتھوں خطے میں بڑی تباہی لا سکتی ہے۔ جس سے صرف یہ خطہ ہی متاثر نہیں ہو گا بلکہ دوسرے خطے بھی شدید متاثر ہوں گے۔ اس لیے ان خطرات کا ادراک کرتے ہوئے اقوام متحدہ، سلامتی کونسل اور عالمی اداروں کو مسئلہ کشمیر کے حل کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہیے اور بھارت پر سفارتی دباؤ ڈالنا چاہیے تا کہ اسے مسئلہ کشمیر کے حل پر آمادہ کیا جا سکے اور خطے میں پائیدار امن کی ضمانت دی جا سکے۔

عابد حسین، میرپور

ہم اپنے لئے اچھے دوسروں کیلئے برے

مکرمی! آپ کی آزادی آپ کے اپنے ہاتھ میں ہوتی ہے، آپ چاہیں تو خود کو دور کر لیں، آزاد کر لیں اپنی ذات کو ایسے لوگوں سے جو آپ کو ہر وقت آپ پر طنز کرتے ہیں، طعنے دیتے ہیں، جو آپ کی چھوٹی موٹی غلطیوں کو پکڑے رہتے ہیں، اس کے طعنے آپ کو سالہا سال دیتے ہیں، آپ کے اندر کبھی کوئی اچھائی دیکھتے ہی نہیں ہے حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ اچھی اور بری عادتیں ہر انسان میں ہوتی ہیں، جیسے وہ اچھی عادتوں کے حامل ہیں ویسے ہی ان میں بری عادتیں بھی ہیں، اور جیسے آپ کے اندر ان کو صرف بری عادتیں نظر آتی ہیں، ویسے ہی آپ کے اندر بھی اچھی عادتیں موجود ہیں۔ لیکن لوگوں کا کام

ہے اپنی ذات کی صرف اچھائیوں کو دیکھتے ہیں اور دوسروں کی صرف اور صرف برائیاں دیکھتے ہیں اور دیکھاتے ہیں۔ یہ عادت آپ میں اور مجھ میں غرض یہ کہ ہر ایک میں موجود ہے۔ تو لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ اپنی زندگی سے ایسے لوگوں کو دور کر دیں، خود کو ان کی قید سے رہائی دیں، آزادی کا سانس لیں۔ دوسروں کی صرف برائی اور اپنی صرف اچھائی دیکھنا چھوڑ دیں۔ اور اپنے آپ کو بھی دیکھیں کہ آپ بھی اگر کسی دوسرے کی زندگی میں یہی کردار ادا کر رہے ہیں تو خود کو بھی بدل لیں۔

کرشمہ قریشی، ملتان

انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر ایک نظر

مختلف اخبارات میں شائع ہونیوالی خبروں اور ہیومن رائٹس واچ کے رپورٹرز اور نامہ نگاروں کی جانب سے بھجوائی گئی رپورٹس کے مطابق گزشتہ ماہ کے دوران ہونیوالی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی درج ذیل تفصیلات دی جارہی ہیں

قاری کی طالب علم سے زیادتی

دیپالپور: قاری نے اپنے طالب علم کو حجرے میں لے جا کر زیادتی کا نشانہ بنا ڈالا۔قلعہ سوندھا سنگھ میں قاری اکرام نے اپنے کم سن طالب علم کو زیادتی کا نشانہ بنا ڈالا، جسے گرفتار کرلیا گیا ہے۔پولیس کے مطابق ملزم قلعہ سوندھا سنگھ مسجد میں بچوں کو قرآن حفظ کرنے کی تعلیم دیتا ہے، جس نے کم سن بچے کو اپنی رہائش گاہ مسجد کے حجرے میں لے جا کر زیادتی کا نشانہ بنا ڈالا۔تھانہ حجرہ شاہ مقیم پولیس نے ملزم کو حراست میں لے کر مقدمہ درج کرلیا۔

ورکشاپ مالک کا شاگرد پر تشدد

لاہور: ہربنس پورہ کے علاقہ میں ورکشاپ مالک کا شاگرد پر تشدد، شاگرد کو تشدد کا نشانہ بنانے کی ویڈیو منظر عام پر آگئی۔ورکشاپ مالک نے پہلے 10 سالہ فیضان کو گلی میں مرغا بنایا، پھر سر اور منہ پر جوتے مارتا رہا، تشدد سے 10 سالہ فیضان روتا اور چیختا رہا، ورکشاپ مالک کی تشدد کی موبائل ویڈیو بھی منظر عام پر آگئی۔ویڈیو میں ورکشاپ مالک کو تشدد کرتے واضح دیکھا جا سکتا ہے۔تشدد کی ویڈیو قریب ہی موجود شہری نے بنائی، تشدد کرنیوالے مالک کی شناخت مدثر کے نام سے ہوئی ہے، ایس پی کینٹ اویس شفیق کی ہدایت پر ہربنس پورہ پولیس کا فوری ریسپانس، ملزم شفیق کو گرفتار کرلیا گیا۔ایس پی کینٹ کا کہنا ہے کہ پولیس کی مدعیت میں نامزد ملزم مدثر اور شفیق کے خلاف مقدمہ درج کیا جارہا ہے۔

31 سالہ خاتون کی لاش برآمد

لاہور: لاہور کے علاقے پنجاب سوسائٹی سے 31 سالہ خاتون کی لاش برآمد ہوئی ہے۔پولیس نے خاتون کی لاش کو قبضہ میں لیتے ہوئے فرانزک ٹیموں کی مدد سے شواہد جمع کر لئے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ خاتون نے خودکشی کی یا قتل ہوا، پوسٹمارٹم کے بعد معلوم ہوگا۔ لاش کو مردہ خانہ منتقل کر دیا گیا ہے۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے بعد مقدمہ درج کیا جائے گا۔

بااثر افراد کا خواتین پر بہیمانہ تشدد

لاہور: گلی میں کتا کھلا چھوڑنے کی شکایت کرنے پر بااثر افراد نے خواتین کو تشدد کا نشانہ بنا دیا۔تفصیلات کے مطابق گلی میں کتا کھلا چھوڑنے کی شکایت کرنا رہائشیوں کو مہنگا پڑ گیا، بااثر ڈنڈا بردار افراد نے خواتین کو تشدد کا نشانہ بنا ڈالا، ملزمان کے تشدد کی فوٹیج سامنے آ گئی۔ویڈیو میں ڈنڈا بردار ملزمان کو خواتین پر تشدد کرتے دیکھا جا سکتا ہے۔ملزمان ڈنڈوں کے ساتھ خواتین کو تشدد کا نشانہ بناتے رہے۔متاثرین کے مطابق ملزمان کے کتے نے پہلے بھی دو بار بچوں کو کاٹ لیا تھا، شکایت کرنے پر ملزمان نے گھر پر دھاوا بول دیا، متاثرہ خاندان نے کارروائی کے لئے تھانہ سبزہ زار درخواست دے دی۔

بیوی، ساس اور سسر کو قتل کرنیوالا ملزم گرفتار

نوشہرہ: نوشہرہ میں پولیس نے بیوی، ساس اور سسر کو قتل کرنے والے ملزم کو گرفتار کرلیا۔پولیس کے مطابق ملزم کو نظامپور کے نواحی علاقے سے گرفتار کیا، ملزم نے گھر میں فائرنگ کرکے 3 افراد کو قتل کیا تھا۔ واضح رہے کہ گھریلو اختلافات کے باعث ملزم نے فائرنگ کرکے اپنی بیوی سمیت ساس اور سسر کو بھی قتل کر دیا تھا۔

ڈاکٹر کی 21 سالہ لڑکی سے مبینہ زیادتی

لاہور: جناح ہسپتال کے ڈاکٹر عبدالرحمٰن کی 21 سالہ لڑکی سے مبینہ زیادتی، متاثرہ لڑکی کی درخواست پر نواب ٹاؤن پولیس نے مقدمہ درج کرلیا۔ایف آئی آر میں مدعیہ مقدمہ نے مقف اختیار کیا ہے کہ اس کا ڈاکٹر عبدالرحمٰن کے ساتھ رابطہ شادی سے متعلق ایک ایپلیکشن پر ہوا۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن سے ملنے کیلئے وہ جناح ہسپتال کے ڈاکٹرز کیفے ٹیریا گئی۔ اسی دوران ڈاکٹر عبدالرحمٰن ورغلا پھسلا کر اسے علی ٹاؤن لے گیا، جہاں اسے زیادتی کا نشانہ بنا ڈالا۔دوسری جانب پولیس کا کہنا ہے کہ متاثرہ لڑکی کا طبی معائنہ کروالیا گیا۔واقعہ میں ملوث ملزم کو بھی جلد گرفتار کرلیا جائے گا۔

پسند کی شادی پر نوجوان جوڑا قتل

اسلام آباد: پسند کی شادی کرنے پر نوجوان جوڑے کو قتل کردیا گیا۔پولیس ذرائع کے مطابق تھانہ ترنول کی حدود میں لڑکا اور لڑکی کو بے دردی سے قتل کردیا گیا۔مقتولین کا تعلق ہنگو سے تھا اور دونوں نے پسند کی شادی کی تھی۔پولیس کا مزید کہنا ہے کہ مقتولین نے جان بچانے کے لیے ایک گھر میں پناہ لی تاہم حملہ آور ان کا تعاقب کرتے ہوئے گھر میں گھس گئے اور دونوں کو ذبح کردیا۔حملہ آور نوجوان جوڑے کو قتل کرنے کے بعد فرار ہوگئے جن کی تلاش جاری ہے۔

باپ نے غیرت کے نام پر بیٹی کو قتل کردیا

لاہور: باپ نے غیرت کے نام پر بیٹی کو ہتھوڑا مار کر قتل کردیا۔پولیس کے مطابق لاہور کی رائیونڈ مشن کالونی کے رہائشی نکسن مسیح نے اپنی بیٹی کو غیرت کے نام پر ہتھوڑے مار کر قتل کردیا۔قتل ہونے والی خاتون کی شناخت عروج ولد نکسن مسیح کے نام سے ہوئی۔پولیس نے ملزم کو آلہ قتل سمیت گرفتار کرلیا۔اے ایس پی رائیونڈ اور ایس ایچ او رائیونڈ پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔واقعے کی مزید تحقیقات جاری ہیں۔

آن لائن ٹیکسی ڈرائیور نے سہیلی کے سامنے خاتون کو زیادتی کا نشانہ بنا ڈالا

لاہور: سبزہ زار میں آن لائن ٹیکسی ڈرائیور نے رائیڈ بک کرنے والی خاتون کو مبینہ زیادتی کا نشانہ بنا ڈالا۔ پولیس ایف آئی آر میں متاثرہ خاتون نے موقف اپنایا کہ اِن ڈرائیو ایپ سے گاڑی کروائی اور سہیلی

کے گھر کراچی پلی پہنچی تو ڈرائیور نے مجھے اتار کر پانی مانگا، پانی لینے جانے لگی تو ڈرائیور گھر میں گھس گیا اور مجھے زیادتی کا نشانہ بنایا۔ایف آئی آر میں مزید بتایا گیا ہے کہ سہیلی کی موجودگی میں ڈرئیوار نے مجھے زیادتی کا نشانہ بنایا بعدازاں میرے والدین بھی وہاں آگئے جنہوں نے اسے مارا پیٹا اور پھر جانے دیا تاکہ میری عزت کا معاملہ خراب نہ ہو۔دوسری جانب پولیس نے واقعہ کا مقدمہ درج کرلیا ہے جبکہ ملزم کو گرفتار کرنے کیلئے چھاپے مارے جارہے ہیں۔

8 سالہ بچی سے زیادتی کرنیوالا ملزم گرفتار

راولپنڈی: گوجر خان پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے 8 سالہ بچی سے زیادتی کرنے والے ملزم کو گرفتار کرلیا۔پولیس نے متاثرہ بچی کے والد کی مدعیت میں مقدمہ درج کر کے ملزم ظہیر کو گرفتار کیا۔مدعی مقدمہ کے مطابق ملزم ظہیر نے میری 8 سالہ بیٹی کو گودام میں بنے کمرے میں لے جا کر زیادتی کا نشانہ بنایا۔ایس ایچ او کا کہنا ہے کہ متاثرہ بچی کا میڈیکل پراسیس کروایا گیا ہے۔

بجلی کا بھاری بل، خاتون نے خودکشی کرلی

گوجرانوالا: گوجرانوالہ میں بجلی کے بھاری بل کی وجہ سے خاتون نے پتے کا آپریشن کے بجائے بل ادا کر کے خودکشی کرلی۔ گوجرانوالہ میں معمر خاتون رضیہ خاتون نے نالے میں چھلانگ لگا کر خودکشی کرلی، جس کی وجہ بجلی کا بھاری بل آنا ہے۔اطلاعات ہیں خاتون کو پتے میں تکلیف تھی جس پر ڈاکٹر نے انہیں پتے کے آپریشن کا کہا ہوا تھا، غریب خاتون نے آپریشن کے لیے پیسے جوڑ جوڑ کر جمع کیے تھے جو بجلی کے بل میں چلے گئے۔خاتون کے بیٹے کا موقف تھا کہ بجلی کا بل تقریباً 1100 روپے آتا تھا مگر اس بار 11 ہزار روپے آگیا ہے، ہمارے اتنے وسائل نہیں، پیسے جوڑ جوڑ کر آپریشن کے لیے جمع کیے جو بل میں چلے گئے اس پر ماں نے تکلیف سے تنگ آکر نالے میں چھلانگ لگادی۔دریں اثنا اطلاع ملنے پر خاتون کی لاش کو تلاش کرنے کے لیے امدادی آپریشن کیا گیا، رضا کاروں نے ان کی لاش کو ڈھونڈ کر نکال لیا۔

پسند کی شادی کرنیوالی 15 سالہ لڑکی قتل

کراچی: شہر قائد کے علاقے کورنگی میں رشتے کے نانا نے کلہاڑی کے وار سے غیرت کے نام پر اپنی نواسی کو قتل کردیا۔باغ کورنگی میں واقع مارفانی گوٹھ سے 15 سالہ لڑکی کی تشدد زدہ لاش برآمد ہوئی جس کی شناخت شہزادی بنت اللہ بچایو کے نام سے ہوئی۔پولیس نے لاش کو تحویل میں لینے کے بعد ضابطے کی کارروائی کیلئے اسپتال منتقل کیا جبکہ شواہد اکھٹے کرکے تفتیش شروع کی تو کیس کی گتھیاں سلجھنے لگیں۔عوامی کالونی پولیس نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے قتل میں ملوث ملزم کو گرفتار کیا جو رشتے میں لڑکی کا نانا لگتا ہے۔ملزم نے پوچھ گچھ میں بتایا کہ شہزادی نے ایک سال قبل جامشورو میں پسند کی شادی کی تھی، اسے چند روز قبل گھر واپس لاکر کلہاڑی کے وار سے قتل کیا۔

بہن کو بھائی نے معمولی تنازع پر قتل کردیا

کراچی: شہر قائد کے علاقے بہادر آباد دھوراجی شیر پاؤ بستی میں فائرنگ کے واقعہ میں خاتون جاں بحق ہوگئی۔ایس ایچ او بہادرآباد محمد نعیم نے بتایا کہ مقتولہ کی شناخت 42 سالہ وحیدہ بی بی کے نام سے کی گئی جسے اس کے بھائی منیر نے گھریلو جھگڑے کے دوران فائرنگ کر کے قتل کیا۔جبکہ ملزم موقع سے فرار ہوگیا۔انھوں نے مزید بتایا کہ ابتدائی تحقیقات کے مطابق مقتولہ کے دو شوہر انتقال کر گئے تھے جبکہ وہ تیسری شادی کرنا چاہتی تھی اور اس سلسلے میں وہ اپنے بھائی گھر شیر پاؤ بستی آئی تھی جہاں تکرار کے دوران بھائی نے اسے فائرنگ کا نشانہ بنا کر قتل کردیا۔

شوہر نے اہلیہ اور بیٹی کو قتل کردیا

لاہور: شوہر نے اپنی بیوی اور بیٹی کو چھری کے وار سے قتل کردیا۔پولیس کے مطابق لاہور کے علاقے ڈیفنس بی میں شوہر نے اپنی اہلیہ 45 سالہ شہناز اور بیٹی 18 سالہ سمیعہ کو چھری کے وار کر کے قتل کردیا۔ بعد ازاں علاقہ مکینوں کی جانب سے اطلاع ملنے پر پولیس نے موقع پر پہنچ کر ملزم کو گرفتار کرلیا۔ایس پی کینٹ کا کہنا ہے کہ ابتدائی تحقیقات میں سامنے آیا ہے کہ ملزم مختار نے غیرت کے نام پر بیوی اور بیٹی کو قتل کردیا۔

داماد نے مبینہ طور پر سسر اور بیٹی کو قتل کردیا

کراچی: بہادرآباد میں گھریلو تنازع کے بعد داماد نے مبینہ طور پر سسر اور اپنی بیٹی کو قتل کردیا اور جائے وقوع سے فرار ہوگیا۔کراچی پولیس کے مطابق نیوٹاؤن تھانے کی حدود دستار ہوم میں مبینہ طور پر مشتعل داماد سکندر نے اپنے سسر زبیر کو قتل کردیا اور لڑائی جھگڑے کے دوران ان کی 8 ماہ کی بچی فاطمہ بھی جاں بحق ہوگئی۔ایس ایس پی ایسٹ فرخ رضا کا کہنا تھا کہ تھانہ نیوٹاؤن میں سسر اور داماد کے درمیان گھریلو تنازع پیش آیا تھا، تنازع میں مشتعل داماد سکندر نے سسر اور دیگر کو زدوکوب کیا جس کے نتیجے میں سسر زبیر جاں بحق ہوگئے۔ان کا کہنا تھا کہ سسر اور داماد کی لڑائی کے دوران قاتل کی 8 ماہ کی بیٹی فاطمہ بھی جاں بحق ہوگئی۔پولیس افسر نے بتایا کہ مفرور ملزم کی گرفتاری کے لیے چھاپے مارے جارہے ہیں۔

بزرگ خاتون کو قتل کرنیوالے ملزمان گرفتار

گجرات: پولیس کے مطابق نواحی گاؤں حسن پٹھان میں بزرگ خاتون فضالت کوثر کو قتل کرنے والے سفاک ملزمان گرفتار کرلیے گئے ہیں جن میں دو خواتین اور ایک مرد شامل ہیں۔پولیس کا کہنا ہے کہ قتل کی واردات میں ملوث اویس بٹ، ثمن الیاس اور زرقا یوسف نے اعتراف جرم کرلیا ہے۔دوران تفتیش یہ بات سامنے آئی کہ ملزم اویس کی ثمن اور زرقا سے دوستی تھی جنہوں نے گھر سے لاہور بھاگ جانے کا پروگرام بنایا، تینوں نے پیسے نہ ہونے پر بزرگ پڑوسن کو قتل کر کے طلائی بالیاں لوٹنے کا منصوبہ بنایا۔ملزمان نے مقتولہ کے منہ پر تکیہ رکھ کر اسے موت کے گھاٹ اتار دیا اور کانوں سے سونے کی بالیاں اتار کر فرار ہو گئے تھے۔پولیس کے مطابق ملزمان کے خلاف قتل اور ڈکیتی کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔

سسرالیوں کے مبینہ تشدد سے خاتون جاں بحق

لاہور: صوبائی دارالحکومت میں ایک اور حوا کی بیٹی سسرالیوں کے مبینہ تشدد کی بھینٹ چڑھ گئی۔فیکٹری ایریا کی حدود میں سسرالیوں نے دوران تشدد مبینہ طور پر گلا دبا کر بہو کو قتل کردیا مقتولہ دو بچوں کی ماں تھی۔مقتولہ کے بھائی علی رضا نے الزام لگایا کہ 26 سالہ مریم حاملہ تھی جسے شوہر شان علی اور ساس سمینہ بی بی نے تشدد کر کے قتل کیا، ملزمان پہلے بھی مریم کو تشدد کا نشانہ بناتے تھے۔تھانہ فیکٹری ایریا پولیس نے مقتولہ کی بھائی علی رضا کی مدعیت میں مقدمہ درج کرلیا جبکہ لاش پوسٹ مارٹم کے لئے مردہ خانہ منتقل کردی گئی۔دریں اثنا پولیس نے مقتولہ مریم کے شوہر علی شان کو گرفتار کرلیا، ڈی آئی جی آپریشنز فیصل کامران کا کہنا ہے کہ مرکزی ملزم کو انویسٹی گیشن پولیس کے حوالے کردیا گیا ہے، مقدمہ میں نامزد ساس ثمینہ کی گرفتاری کے لئے چھاپے مارے جارہے ہیں۔

INTERNATIONAL NEWS

بین الاقوامی خبریں

نیویارک میں ماسک پہننے پر پابندی عائد کردی گئی

واشنگٹن: نیویارک میں ماسک پہننے پر پابندی عائد کرنے کا بل منظور کرلیا گیا ہے۔ ناسا کاؤنٹی کی جانب سے ماسک پر پابندی کا بل منظور کرنے کا مقصد اسرائیل کی جنگ میں امریکی حمایت کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں کی شناخت کرنا ہے۔ کاؤنٹی کا کہنا ہے کہ یہ بل ہر قسم کے عوامی احتجاج پر نافذ ہوگا، اور اس سے دوران احتجاج مبینہ تشدد اور امریکی دشمنی میں ملوث مظاہرین کی شناخت معلوم کرنے میں مدد ملے گی۔ شہری حقوق کے حامیوں نے اس اقدام کو اظہار رائے کی آزادی کی خلاف ورزی کے طور پر مسترد کر دیا ہے۔ اس بل کے تحت عوامی مقامات پر شناخت چھپانے کے لیے چہرے کو ڈھانپنا ایک ایسا جرم ہے جس کی سزا ایک سال قید اور ایک ہزار

ڈالر جرمانے کی ہوسکتی ہے۔ کاؤنٹی کا کہنا ہے کہ صحت یا طبی وجوہات کے ساتھ ساتھ مذہبی اور ثقافتی مقاصد اس بل سے مستثنیٰ ہیں۔ نیویارک سول لبرٹیز یونین کا کہنا ہے کہ یہ بل اظہار رائے کی آزادی پر حملہ ہے۔

عوامی دباؤ اور احتجاج پر بنگلا دیشی وزیراعظم حسینہ واجد مستعفی

ڈھاکا: بنگلا دیش میں کوٹا سسٹم کے خلاف شروع ہونے والے طلبا کے ملک گیر احتجاج کے بعد جنم لینے والی سول نافرمانی کی تحریک کے نتیجے میں ملک کی سب سے طویل عرصے تک وزیراعظم رہنے والی حسینہ واجد بالآخر مستعفی ہوگئیں۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق ملک بھر کے طلبا نے ڈھاکا کی جانب مارچ کا اعلان کیا گیا تھا اور ہزاروں طلبا حسینہ واجد کے گھر کے باہر پہنچ گئے

تھے۔ بڑھتے ہوئے عوامی دباؤ اور احتجاج کے باعث شیخ حسینہ واجد نے استعفی دیدیا اور اپنی بہن شیخ ریحانہ کے ہمراہ خصوصی ہیلی کاپٹر میں بھارت روانہ ہوگئیں۔ بھارتی میڈیا نے دعوی کیا ہے کہ شیخ حسینہ واجد اپنی بہن کے ہمراہ نئی دہلی پہنچ گئیں جہاں سے وہ فن لینڈ جائیں گی۔ حسینہ واجد کو مبینہ طور پر فوج کی جانب سے مستعفی ہونے کے لیے 45 منٹ کا وقت دیا گیا تھا۔ شیخ حسینہ واجد نے محفوظ مقام پر منتقل ہونے سے قبل قوم کے نام تقریر بھی ریکارڈ کروانے کی کوشش کی لیکن انھیں اس کا موقع نہیں دیا گیا۔ اس وقت ہزاروں کی تعداد میں مشتعل مظاہرین شیخ حسینہ واجد کے سرکاری رہائش گاہ گنا بھابن میں داخل ہوگئے اور وہاں توڑ پھوڑ بھی کی جب کہ لوٹ مار کی بھی اطلاعات ہیں۔ واضح رہے کہ ملازمتوں میں کوٹا سسٹم کے خلاف ہونے والے پرتشدد مظاہروں میں 300 سے زائد افراد جاں بحق ہوچکے تھے اور ہزاروں زخمی ہیں جب کہ متعدد تھانوں کو نذر آتش کیا جاچکا ہے۔

بھارتی فوج کے ہاتھوں جنسی زیادتی کا شکار کشمیری خواتین دہائیوں سے انصاف کی منتظر

کشمیر میڈیا سروس کے مطابق 1989 سے 2020 تک 11224 کشمیری خواتین بھارتی فوج کے ہاتھوں جنسی زیادتی کا شکار ہوچکی ہیں۔ صرف 1992 ہی میں 882 کشمیری خواتین اجتماعی زیادتی کا شکار ہوئیں۔ 1994 کی ہیومن رائٹس واچ کی رپورٹ کے مطابق بھارتی فوج اجتماعی زیادتی کو خوف پھیلانے اور اجتماعی سزا کے ہتھیار کے طور پر استعمال کرتی ہے۔ بھارتی فوج مجاہدین کے خلاف انتقامی کارروائیوں کے طور پر لوٹ مار، قتل عام اور جنسی زیادتی کرتی ہے۔ ایشیا واچ کی رپورٹ کے مطابق صرف ایک ہفتے میں 44 ماورائے عدالت قتل اور جنسی زیادتی کے 15 واقعات رپورٹ ہوئے۔ سزا اور جزا کے نظام کی عدم موجودگی کی وجہ سے بھارتی فوج کی پرتشدد کارروائیاں بھی برسوں سے جاری ہیں۔ ہیومن رائٹس واچ کے مطابق 76 سال گزرنے کے باوجود زیادتی میں ملوث کسی کردار کو سزا نہیں دی گئی۔ ریسرچ سوسائٹی آف انٹرنیشنل لا کی رپورٹ کے مطابق بھارتی فورسز نے 11 سے 60 سال

تک کی خواتین کو بھی نہ بخشا۔ بھارتی حکومت کی طرف سے کھلی چھوٹ کے نتیجے میں بھارتی افواج بلاخوف وخطر جنسی زیادتی کے جرائم میں ملوث ہیں۔ دی گارڈین کی رپورٹ کے مطابق 1979 سے 2020 تک میجر رینک کے 150 سے زائد بھارتی فوجی افسران منظم انداز میں جنسی زیادتی میں ملوث تھے۔

سوشل راؤنڈ اپ

لاہور: نابینا افراد اپنے مطالبات کے حق میں سڑک بلاک کر کے مظاہرہ کر رہے ہیں

لاہور: اپرچونیٹی کلب وفاقی وزارت انسانی حقوق اور وائز کے زیر اہتمام ینگ لیڈرز سمٹ کی جھلکیاں

لاہور: پریس کلب کے باہر خواجہ سراء سڑک پر لیٹ کر اپنے مطالبات کے حق میں احتجاج کر رہے ہیں

لاہور: عوامی رکشہ یونین کے زیر اہتمام یوم الحاق پاکستان کے موقع پر کشمیریوں کیساتھ اظہار یکجہتی کیلئے ریلی نکالتے ہوئے

لاہور: وزیراعظم اقلیتوں کے عالمی دن کے موقع پر منعقدہ تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

لاہور: پراسیکیوٹر جنرل پنجاب سید فرہاد علی شاہ اور چیئرپرسن پنجاب ویمن پروٹیکشن اتھارٹی حنا پرویز بٹ ایم او یو سائن پر دستخط کرتے ہوئے

لاہور: وائس چانسلر کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی پروفیسر محمود ایاز ورلڈ ہیپاٹائٹس ڈے کی مناسبت سے سیمینار کے بعد واک کی قیادت کر رہے ہیں

لاہور: سیمنٹ ڈیلرز ٹیکسز کے خلاف پریس کلب کے سامنے احتجاج کر رہے ہیں

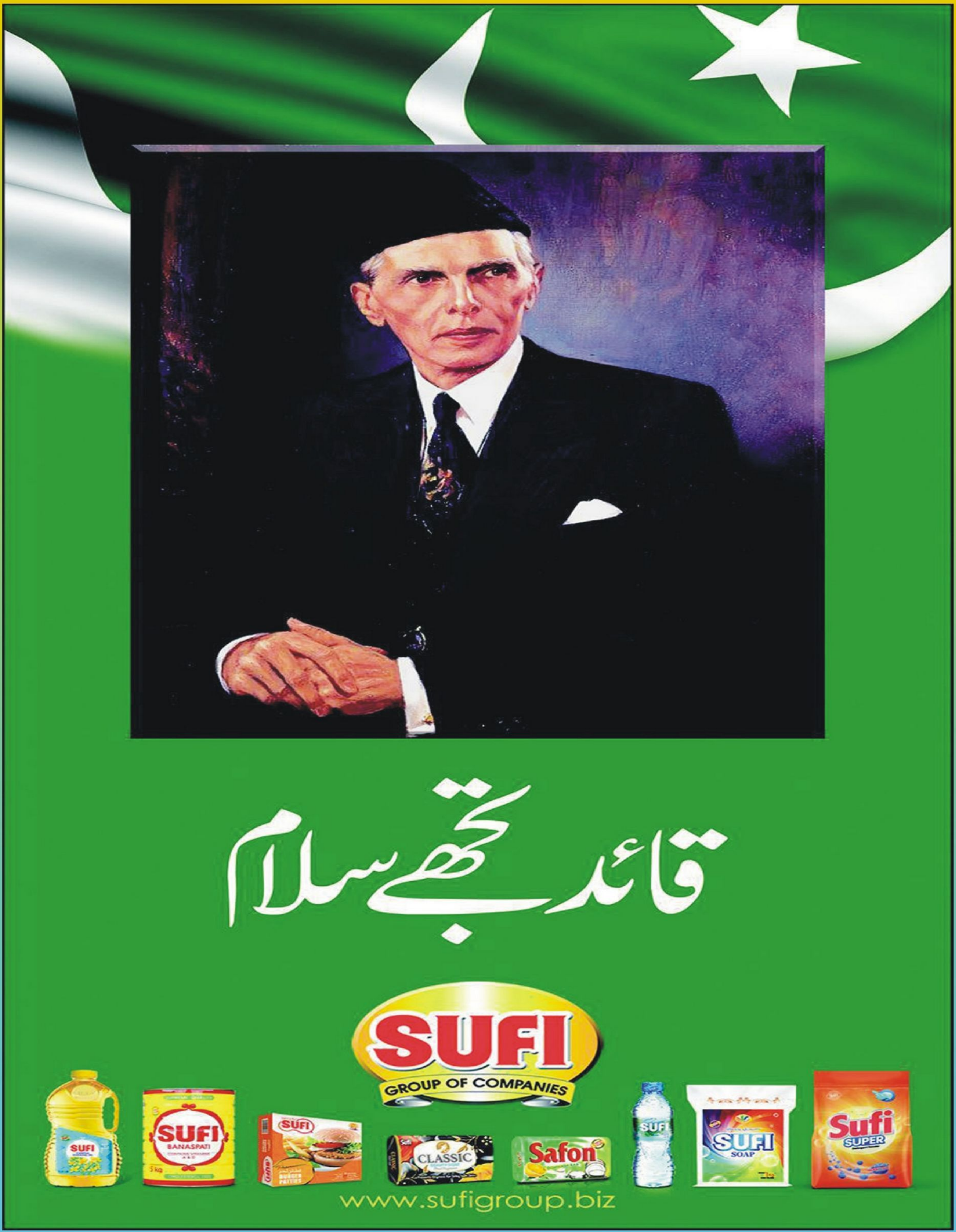
قائد تجھے سلام
SUFI
GROUP OF COMPANIES
SUFI
SUFI BANASPATI
SUFI
CLASSIC
Safon
SUFI
SUFI SOAP
Sufi SUPER
www.sufigroup.biz